رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

فہرست مضامین

نمبر ۱۸ قادیان دار الامان مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ جلد ۱۰

تازہ الہامات و کشوف و رویاء

۱۸ مئی ۱۹۰۶ء - ۱ - رؤیا میں دیکھا کہ کوئی شخص طاعون کے متعلق کہتا ہے۔

"اب تک پیچھا نہیں چھوڑتی"

۲ - الہام ہوا

"زندگی کے آثار"

اس وحی الٰہی کے تھوڑی دیر بعد سیٹھ عبد الرحمان صاحب کا مدراس سے تار آیا جس میں سیٹھ صاحب کی بیماری سے افاقہ کی خبر تھی - فرمایا - پہلے خدا کا تار پہونچا - اور پیچھے بندوں کا - اس الہامی خبر سے صرف یہ سمجھا گیا کہ جس مضمون کا تار روانہ کیا گیا تھا اس مضمون سے خدا تعالےٰ نے اطلاع دیدی -

۲۰ - مئی ۱۹۰۶ء

(۱) اِنّی مع الافواج اٰتیک بغتۃً

ترجمہ - میں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤنگا -

(۲) اُریک زلزلۃ الساعۃ

اِنّی احافظ کلّ من فی الدّار •

ترجمہ - میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا - جو قیامت کا نمونہ ہوگا -

میں ان سب کی حفاظت کرونگا جو اس گھر میں ہیں -

۲۱ مئی ۱۹۰۶ء - تُردّ علیک انوار الشباب سیاتی علیک زمن الشباب - وان کنتم فی ریبٍ مما نزّلنا علیٰ عبدنا فاتوا بشفاءٍ من مثلہٖ - تُردّ علیھا روحھا و ریحانھا -

یعنی تیری طرف نور جوانی کے یعنی قوتیں جوانی کی ردّ کی جائیں گی اور تیرے پر زمانہ جوانی کا آئیگا یعنی جوانی کی قوتیں دی جائیں گی - تا خدمت دین میں حرج نہ ہو اور اگر تم اے لوگو ! ہمارے اس نشان کی شک میں ہو تو اس کی نظیر پیش کرو - اور تیری بیوی کی طرف بھی صحت اور تازگی ردّ کی جائے گی - فقط

ان الہامات کا باعث یہ ہے کہ عرصہ تین چار ماہ سے میری طبیعت نہایت ضعیف ہو گئی ہے - بجز دو وقت ظہر اور عصر کے نماز کے لئے بھی نہیں جاسکتا - اور اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں - اور اگر ایک سطر بھی کچھ لکھوں یا فکر کروں - تو خطرناک دوران سر شروع ہو جاتا ہے اور دل ڈوبنے لگتا ہے جسم بالکل بیکار ہو رہا ہے اور جسمانی قویٰ ایسے مضمحل ہو گئے ہیں - کہ خطرناک حالت ہے - گویا مسلوب القوےٰ ہوں اور آخری وقت ہے - ایسا ہی میری بیوی دائم المرض ہے - امراض رحم و جگر دامنگیر ہیں - پس میں نے دعا کی تھی - کہ خدا تعالےٰ وہ مجھے پہلی قوت جوانی کے عالم کی عطا کرے تا میں کچھ خدمت دین کر سکوں اور اپنی بیوی کی صحت کے لئے بھی دعا کی تھی - اس دعا پر یہ الہام ہوئے ہیں - جو اوپر ذکر کئے گئے - خدا تعالےٰ ان کے بہتر معنے جانتا ہے - صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ ہمیں صحت عطا فرمائیگا اور مجھے وہ قوتیں عطا کرے گا جن سے میں خدمت دین کر سکوں - واللہ اعلم بالصّواب -

اور اس میں یہ بھی خوشخبری ہے - کہ اللہ تعالیٰ میری بیوی کو بھی صحت اور تندرستی عطا کرے گا -

میڈیکل اسکول کے خارج شدہ طلباء کو حضرت مسیح موعودؑ کی نصیحت

لاہور میڈیکل اسکول کے جن طلباء نے اپنے اوستادوں سے ناراض ہو کر اتفاق کر کے مدرسہ جانا بند کر دیا ہے - ان میں سے دو طالب علم (عبد الحکیم صاحب اور ایک اور) قادیان میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ۲۱ - مئی کو حاضر ہوئے اور اپنا واقعہ گذشتہ اور پرنسپل کی - ۳۱ - مئی تک داخل ہو جانے کی اجازت دیدینے کا ذکر کیا - آپ نے فرمایا کہ آج کل اس قسم کی کارروائیاں گورنمنٹ کے ساتھ بغاوت کی طرف منسوب کی جاتی ہیں - اور اُن سے بچنا چاہئے میرے نزدیک اس معاملہ کو ترقی نہیں دینا چاہئے اور پرنسپل کی اجازت سے فائدہ حاصل کر کے داخل ہو جانا چاہئے - جن اوستادوں کے ساتھ تم نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے ان کو اندر ہی اندر تنبیہہ کی گئی ہوگی - اور امید نہیں کہ وہ آئندہ تمہارے ساتھ بُرا سلوک کریں - گورنمنٹ ایسے لوگوں کو بغیر باز پرس نہیں چھوڑتی گو عام اظہار ایسی بات کا نہ کیا جاوے - علاوہ اس کے تمہیں چاہئے کہ اگر انہوں نے بداخلاقی کی ہے - تو تم ان سے اخلاق سیکھو - اور اگر تمہیں کبھی ایسی افسری کا موقعہ ملے تو تم اخلاق کا برتاؤ - اپنے شاگردوں اور ماتحتوں کے ساتھ کرو - اور جو قسمیں تم نے ضد پر کھائی ہیں وہ ناجائز ہیں - ناجائز قسم پر قایم رہنا گناہ ہے - خدا نے اسلامی شریعت میں یہی حکم دیا ہے - کہ ناجائز قسموں اور ناجائز اقراروں کو توڑ دیا جاوے - وقت کو ضائع کرنا اچھا نہیں - اپنے آپ کو پریشانی میں مت ڈالو - اور اپنے مدرسہ میں داخل ہو جاؤ -

مرزا صاحب نے مسلمانوں کی تعریف کی ہوگی تو اس میں کوئی وجہ ہوگی آپکا فرض تہا کہ آپ اس عبارت کا حوالہ دیتے - بہر حال یہ بات قابل اعتراض نہیں ان اگر آپکا یہ منشا ہو کہ پہر ان کے پیچھے نماز کیون جائز نہیں تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے - مرزا صاحب نے تو سرکار انگریزی کے بسبب انکے عدل اور امن کی بہت تعریف کی اور ہمیشہ کرتے ہیں کیا اب اس سے لازم آگیا کہ انکا مذہب بہی پسند کرتے ہیں - بلکہ آپ دیکہو کہ مذہب عیسوی کی رد سے کوئی کتاب و رسالہ و اشتہار مرزا صاحب کے خالی نہ ہونگے - الا ماشاء اللہ - اسی طرح حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے نوشیروان کے بسبب عدل کی تعریف کی - بلکہ اسکے زمانہ میں اپنے نزول کا فخر کیا - کیا اس سے یہ لازم آگیا کہ انکا مذہب بہی پسند کر لیا تہا -

قولہ - کیا آپ کے فرقہ کو سوائے مخالفون کے دوسرے مسلمانون سے ملکر نماز پڑہ لینے کی اجازت ہے -

اقول - دوسرے مسلمان مخالف ہون یا غیر مخالف انکے ساتہہ ملکر نماز پڑہنا اسطرح جائز ہے کہ ایک جگہ مین اپنی اپنی نماز ہر ایک پڑہ لے - یا ہمارے فرقہ کا آدمی امام ہو اور دوسرے پیچھے پڑہیں - اور اگر سوائے اپنے فرقہ کے کوئی اور امام ہو تو ہمارے فرقہ والے کی نماز اسکے پیچھے جائز نہیں - اسلئے کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے والے ہمارے نزدیک بلکہ کل اہل اسلام کے نزدیک کافر ہیں اور کافر کے پیچھے نماز جائز نہیں -

(۱) تو وہ حضرت کو نعوذ باللہ کافر سمجہتے ہیں مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہے -

(۲) حضرت مرزا صاحب نبی اللہ ہیں اور نبی کا منکر کافر ہے بالاتفاق -

(۳) ہمارے مخالفین اسبات کو مانتے ہیں کہ حضرت عیسے ع آئینگے اور انکا منکر کافر ہے اور حضرت مرزا صاحب کا مدلل اور سچا دعوی ہے کہ مین وہی نبی اللہ عیسی ع ہون جسکے آنے کی نسبت اللہ تعالے نے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تہی پس انکا منکر بہی بالاتفاق کافر ہے - لہذا ہماری نماز ان کے پیچھے جائز نہیں -

(۴) ہمارے مخالف تمام مانتے ہیں بلکہ ہمارے انکار سے بہت ناراض بہی ہیں کہ جب مہدی ہان انکا خونی مہدی آویگا تو جو انکار کرے گا اسکو بلا فہم تفہیم قتل کرتا جاوے گا - کیا ان کے منکر کافر ہونگے اسلئے قتل کرے گا - یا وہ ظالم ہوگا کہ بے گناہ قتل کرتا جاویگا -

(۵) مرزا صاحب وہی مہدی منتظر ہیں حضرت

اتنا فرق ہے کہ یہ صلح کے لئے آئے ہیں نہ ڈاکو بنکر پس انکا منکر بہی کافر ہے -

قولہ - مرزا احمد بیگ والے معاملہ مین مخالفون نے جو خطوط مرزا صاحب کے شائع کئے تہے وہ بہت ٹہوکر کا باعث ہو سکتے ہیں ان کی تردید کیون نہیں کی گئی -

اقول - اول تو اپنے اپنے وقت پر ہر ایک امر کا جواب دیا گیا - دوسرا یہ سلسلہ نبوت کا سلسلہ ہے نبوت میں ٹہوکر و نکا ہونا ضروری ہے - حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسقدر ٹہوکرین ہوئین - ان ٹہوکرون کا نام اللہ تعالے تمیز اور تمحیص رکہتا ہے -

(۱) تمحیص جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوے نبوت کیا بہت لوگ بلکہ کل لوگ علیحدہ ہو گئے سوائے حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کے -

(۲) تمحیص جب ہجرت ہوئی بہت سے لوگ جنکو اسلام کی رغبت ہو چکی تہی - ہجرت کی تکالیف اور مکہ جیسی مقبول جگہ سے بظاہر دور ہو جانا دیکہہ کر علیحدہ ہو گئے -

(۳) تمحیص تحویل قبلہ کی یہود نماز حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ملکر پڑہا کرتے تہے کیونکہ مسلمانون کی طرح ان کا قبلہ بہی بیت المقدس ہی تہا - جب تحویل قبلہ کا حکم دیا وہ علیحدہ ہو گئے -

(۴) تمحیص جنگ احد میں جب ستر صحابہ شہید ہو گئے تو جو اہل کتاب بلحاظ پیشگوئی یسعیا ۲۱ باب کے فتح بدر پر ایمان لائے تہے ان میں بعض کو اشتباہ پڑ گیا -

(۵) تمحیص غزوہ تبوک یہہ سفر دور دراز میوہ کی پختگی کا وقت موسم گرم - اسلئے بہت سے منافق علیحدہ ہو گئے

(۶) تمحیص سفر حدیبیہ - اس سفر میں بہت سے منافق شریک نہوے

(۷) تمحیص صلح حدیبیہ - یہ صلح چونکہ بظاہر دبکر معلوم ہوتی تہی بہتون کو اس سے ٹہوکر ہوئی - غرض اسی طرح تمحیص پر تمحیص ہوتی رہی اب اسکی حکمت اللہ تعالے خود بیان فرماتا ہے -

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ؁

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؁

یعنے تاکہ علیحدہ کر دے اللہ تعالے مومنون کو اور محو کر دے منکرون کو اسی طرح علیحدہ کرنے کرتی

بالآخر مومن خالص جو اعلےٰ درجہ کا گروہ ہوگا وہ الگ ہو جاوے گا تاکہ وہ خالص مخلص گروہ بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مومنون کی نگرانی اسی طرح کرے - جیسے اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود کر رہے ہیں غرض اگر معجزات متواتر ظاہری طور پر کہلے کہلے ہمیشہ ظاہر ہوتے رہیں تو پہر بہ نسبت اصلی اور سچے مومنوں کے بدمعاش اور شہد و نکاجم گہٹا بکثرت ہو جاوے مگر اللہ تعالی ہمیشہ انبیاء کے ساتہہ ایک خالص جماعت بنانا چاہتا ہے لہذا جب ایسے امور پیش آتے ہیں تو یہ لوگ جو مطلب پرست بے دین ہوتے ہین جلد بے اعتقاد ہوکر علیحدہ ہو جاتے ہیں اور یہی مقتضائے حکمت الٰہی ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ؁

وہ لوگ تو سطحی خیال کے آدمی ہوتے ہیں اور دور بینی سے بے خبر -

تیسرا - آپ ہی سمجہا دین اس مین کیا نقص رہ گیا پیشگوئی پوری نہیں ہوئی -

اب مین از سر نو الفاظ پیشگوئی درج کئے دیتا ہون آپ ہی ایمان سے فرماوین کہ اگر کوئی انصاف سے سنت اللہ کے موافق غور کرے تو اسکو ضرور ایمان لانا پڑے کہ پیشگوئی پوری ہوگئی الفاظ یہ ہیں " اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑہائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جاویگا - ...... اور ہر ایک روک دور کرنیکے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح لادیگا -

انتہی اب اس پیشگوئی کے اجزا حسب ذیل ہیں

(۱) حضرت اقدس مرزا صاحب اس لڑکی کیساتہہ نکاح ہونے تک زندہ رہینگے اگر خود حضرت اس زمانہ تک زندہ نہ رہیں تو پیشگوئی غلط ہوگی -

(۲) وہ لڑکی حضرت کے ساتہہ نکاح تک زندہ رہے گی اگر مر جاوے پہر بہی پیشگوئی غلط ہوگی -

(۳) وہ لڑکی دوسرے شخص کے ساتہہ نکاح تک زندہ رہے ورنہ پیشگوئی غلط ٹہیرتی ہے -

(۴) احمد بیگ لڑکی کا باپ لڑکی کے نکاح تک جو دوسری جگہ کرے زندہ رہے ورنہ پیشگوئی غلط ثابت ہوگی -

(۵) احمد بیگ تین سال کے اندر بعد نکاح کے جو دوسری جگہ کرے مر جاوے -

(۶) خاوند پہلا اس لڑکی کا اڑہائی سال کے اندر مر جاوے -

(۷) لڑکی کا نکاح بعد مرنے اسکے خاوند کے حضرت کے ساتہہ ہو جاوے -

اب پیشگوئی کے نمبر ہائے اول تا پانچ تمام پورے ہو چکے ہیں اور لفظ بلفظ پورے ہو چکے ہیں اور نمبر ۶ و ۷ باقی ہیں جنکا انتظار ہے مومن کا کام ہے کہ پیشگوئی کا ایک حصہ ہی پورا ہو جانے پر ایمان لاوے کیونکہ سوائے اللہ تعالے کے علم غیب کوئی نہیں جانتا - اور یہی سنت اللہ اور اسی پر اللہ تعالے کی رضا ہے - جیسے وہ فرماتا ہے -

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ؁

ہمنے موسیٰ ع کی والدہ کو وحی کی کہ اس بچہ کو دودہ پلاتی رہ جب تجہہ کو اسپر خوف ہو تو اسکو اس دریا میں پہینک دے (کسی تدبیر سے) اور اسبات کا خوف نہ کر کہ غرق ہو جاوے گا اور نہ اسکی جدائی کا غم کر اسکو ہم زندہ تیرے پاس لاوینگے بلکہ یہ اپنی پوری عمر پاوے گا - کیونکہ ہم اسکو رسول بہی بناوینگے -

اس آیت شریف مین تین پیشگوئیان ہیں ایک موسیٰ ع کا علیہ السلام کا زندہ لانا دوسرا اسکو پیغمبر بنانا تیسرا اسکو پوری عمر دلانا اب اللہ تعالے فرماتا ہے - فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ؁ پس ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اسکی ماں کی طرف واپس کر دیا تاکہ اس کی آنکہیں ٹہنڈی ہون اور بچہ کی جدائی کا جو اسے رنج تہا وہ دور ہو جاوے اور وہ سمجہہ جاوے کہ اللہ تعالے کے وعدے سچے ہیں - دیکہئے پیشگوئی تو صرف ایک پوری ہوئی یعنے موسیٰ ع واپس والدہ کو پہونچ گئے مگر دوسری پیشگوئی کو بہی حق مان لیا - اور تیسری کو بہی -

اب یہان ۷ میں سے پانچ اجزا پورے ہو گئے پہر بہی مسلمانون کا یہ حال ہے کہ اعتراض پر اعتراض کرے جاتے ہیں - یہہ سوال تو اسوقت کرنا چاہئے تہا کہ لڑکی پیشگوئی والی حضرت کے نکاح سے اول مر جاتی یا حضرت اقدس کا انتقال قبل اس نکاح کے ہو جاتا ابہی تو سوال پیدا ہی نہیں ہوا - ہان لڑکی کا خاوند پیشگوئی کے وقت مقررہ کے اندر نہ مرنے کی بابت سوال ہوتا ہے مگر وہ سوال بہی سنت اللہ کی بے علمی کے سبب سے ہے اگر قرآن مجید پر نظر تدبر ہو تو وہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

اول اللہ تعالے فرماتا ہے وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ؁ ہمنے حضرت موسیٰ

سے وعدہ کیا تھا پھر رات کا پہر ہنے اس وعدہ کی تکمیل اور دس راتوں سے کردی اسلئے اسکے رب کی میعاد چالیس رات کو مکمل ہوئی۔ اب دیکھو یہان بجائے تیس کے چالیس راتین کردین اور اس کی حکمت صرف یہی فرمائی۔ کہ تقاضائے ربوبیت یہی تھا کیا اس پیشگوئی یا وعدہ کو کوئی مومن غلط کہے گا۔

دوسرا۔ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ ۱۱/۱۰ ایسا کیون نہیں کرتے کوئی بستی کہ وہ ایمان لاوے اور اسکا ایمان اسکو نفع دے مگر قوم یونس تو ایمان لائی اور ہمنے انسے وہ ذلت کا عذاب دور کر دیا۔

اس آیت شریف مین صرف مہلت ہی نہیں دی بلکہ عذاب کو بالکل ٹلا دیا بلکہ اس سے بڑھکر یہہ کہ آیندہ لوگونکو ترغیب تحریص بھی کی تان خاص اپنی ربوبیت ورحمانیت ورحیمیت ومالکیت کے تقاضا سے تحت ترتیب دی۔ اور رحمتی وسعت کلشیٔ کا ثبوت بھی دیا۔

تیسرا۔ وعدہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ وعدہ رحمت جسکو وعدہ کہتے ہیں اور وعدہ عذاب جسکو وعید کہتے ہیں خوبی کا وعدہ ٹلانا خلاف وعدہ کہلاتا ہے۔ عذاب کا وعدہ ٹلانا خفیف کرنا مہلت دینا اسکو رحمت اور فضل کہتے ہیں جیسے کوئی حاکم کسی مجرم کو کہدے کہ میں تجھے ضرور سخت سزا دونگا مگر وقت سزا تخفیف کردے یا معاف کردے۔ تو کہا جاوے گا کہ بڑا رحم کیا۔

اس پیشگوئی احمد بیگ والی میں جب حسب پیشگوئی احمد بیگ مرگیا توان کے دل دہڑگئے اور خائف ہوئے اور وہ خود سلطان محمد اور اسکی عیال کے لوگ بہت ہراسان ہوگئے یہانتک کہ جب ایام پیشگوئی قریب آپہونچے تو ایک طرف تو سلطان محمد کی گہبراہٹ دور کرنے کے لئے اسکو دو آدمی ہمراہ دیکر راولپنڈی وغیرہ مقامات میں بغرض تفریح تفریح ودل بہلانے کے روانہ کیا۔ دوسری طرف معرفت ایک حکیم صاحب لاہوری کے جو اس جماعت کے ایک معزز ممبر ہیں خط وکتابت بنا بر صلح حضرت اقدس کی طرف شروع کردی اور اس کا مین خود ہی گواہ ہون اس لئے کہ ان ایام مین مجھے حضرت کے ڈاک لکھنے کی عزت حاصل تہی اور اس خط وکتابت مین صاف اقرار کیا کہ جس شرط پر حضرت

راضی ہون وہی شرط ہم کو منظور ہے جسکا ذکر حضرت نے اپنی تصانیف واشتہارات مین بھی کر دیا ہے جس سے غور کرنے والا انکے گہبراہٹ کا اندازہ ان دونون کارروائیوں سے کرسکتا ہے کہ کسقدر تہا۔

سو اللہ تعالےٰ جو رؤف رحیم ہے اسکی رحمت کا یہی تقاضا ہے کہ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۳۰/۲۸ جو ذرہ کے برابر بھی نیک عمل کرے اللہ تعالےٰ اسکا عمل ضائع نہیں کرتا۔ اللہ تعالےٰ نے انکے خوف اور رجوع کے سبب انکو مہلت دیدی۔

چنانچہ اسی کے مطابق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ۲۵/۱۴۔ یعنے جب آسمان ایک دہوان (قحط) لاویگا اور وہ قحط کہلا کہلا ہوگا جسکو عوام بھی محسوس کرلینگے اور ان لوگون کو وہ عذاب گھیر لے گا۔ یہ عذاب ہے دکہہ والا اسوقت ان کی فطرتین رب العالمین کی ربوبیت کی طرف ملتجی ہونگی اور دعا کرینگی کہ اے ہمارے رب یہہ عذاب (قحط) ہمسے دور کر ہم مان جاوینگے یعنے دل ہی دل میں اس عذاب سے ڈر کر ارادہ کر لیا کہ ہم مان جاوینگے۔ اسیواسطے اللہ تعالےٰ نے قالوا نہین فرمایا یعنے ان کے اندرونی رجوع کو اللہ تعالےٰ علیم بذات الصدور نے معلوم کر لیا۔ ان کے اس اندرونی خائفانہ رجوع اور وعدہ کی اللہ تعالےٰ تکذیب کرتا ہے کہ یہہ رجوع ظہور مین نہیں آوے گا کیونکہ فرماتا ہے أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ ان کو اس عذاب سے کب نصیحت آسکتی ہے حالانکہ بڑا کھول کھول کر سنانے والا رسول انکے پاس آیا اور انہون نے کہدیا کہ کسیکا سکہایا ہوا ہے اور بہت والا آدمی ہے بہرحال إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ہم تہوڑے عرصہ کیلئے اپنا عذاب دور کردیتے ہیں مگر یقیناً تم پھر ویسے کے ویسے ہی ہوجاؤگے یہان اللہ تعالےٰ نے تو اندرونی رجوع بہی باز زیادہ سے زیادہ ایمان لانے وعدہ پر عذاب ٹلادیا اسیطرح اللہ تعالےٰ نے فرعونون کا ذکر فرمایا جسکا ذکر پ ۹ میں ہے کہ جب ان پر عذاب آتا وعدہ ایمان لانے کا کرتے بعد ٹلنے عذاب کے وعدہ شکنی کرتے مگر اللہ تعالےٰ باوجود عالم الغیب ہونے کے انکا اتنا جہوٹا رجوع

بہی ضائع نہ کرتا۔ مگر بالآخر کیاہوا جب وہ اپنی شرارتون مین بڑھگئے اللہ تعالےٰ نے انکو غرق اور ہلاک کردیا اب یہی حال ہے سلطان محمد والی پیشگوئی کا انہون نے اپنے گہبراہٹ اور خوف سے فائدہ اٹھالیا مگر آپ یاد رکہیں اور خوب یاد رکہیں اور میں اللہ تعالےٰ کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ یہ پیشگوئی ضرور ضرور پوری ہوگی اور کبھی نہیں ٹلیگی۔ زمین آسمان ٹل جائینگے مگر اللہ تعالےٰ کی باتین نہیں ٹلتیں۔

قولہ۔ مرزا صاحب اپنے تالیفات میں ایک مسیح کے آنے کا بہی امکان مانتے ہیں کہ جسپر حدیثون کے ظاہری الفاظ مطابق ہون پس کیون نہ اسکو مسیح موعود مانیں کیونکہ آخر الحیل السیف۔

اقول۔ آپکی یہ نرالی سمجھ اور دوربینی قابل تعجب ہے ایک شخص مدعی موجود ہے اسکا وجود اور موعود ہونا اللہ تعالےٰ کے شہادت زمانہ کی موجودہ حالت کی شہادت صدی کا سر ہونے کی شہادت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت تائیدات الٰہیہ کی شہادت ہزارہا معجزات وخوارق کی شہادت کسوف خسوف کی شہادت۔ منع حج کی شہادت طاعون کی شہادت۔ زلازل کی شہادت سیلاب کی شہادت۔ اسکے ذو القرنین ہونیکی شہادت یعنے ہجری وعیسوی دونون صدیونکو اسکے پالیا اسکی اپنی پیشگوئیون کی شہادت۔ اسکے روز افزون ترقی کی شہادت۔ چار لاکہہ مسلمانون کی شہادت۔ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ کی شہادت سے یقینی ثابت ہو چکا ہے اسکو چھوڑکر موہوم اور امکانی مسیح کا انتظار کرنا جو ابھی موجود ہی نہیں سوائے اسکے اور کیا سمجھا جاوے کہ اب لوگون کو خونریزی اور غدر ۵۷ء والا فساد اور لوٹ مار غارت کرکے مارنیکا نہایت بڑا شوق ہے۔ فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

مرد آدمی آپ ذرا اس سوال پر نظر ثانی تو کرو کیا یہ سوال کچھ قابل بیان کرنے کے ہے۔

سچ ہے انبیاء کی مخالفت کرکر کیسے کیسے لغو اعتراضات انسان پیش کرتا ہے۔ جنکو اگر خود ہی غور کرکے دیکھے تو شرمندہ ہوجاوے۔ اگرچہ آپ کے تمام سوالات اس قابل نہ تہے۔ کہ انکو اس خط میں جواب دیا جاتا بلکہ بہت ہی تفصیل مناسب تہی۔ مگر چونکہ یہ خط اتنی تفاصیل کا متحمل نہیں دیگر میرا ارادہ ہے کہ ان تمام خطوط کو جو مینے بذریعہ الحکم وبدر شائع کئے ہیں تکمیل کرکے بطور کتاب کے شائع کرون یعنے بسبب اختصار جو کچھ انکی کمی ہے پوری کرکے طبع کرون اسلئے میں اس خط کو ختم کرتا ہون واللہ ولی التوفیق وہو حسبی ونعم الوکیل ولاحول ولا قوۃ الا باللہ اللھم صل وسلم وبارک علےٰ سیدنا ومولانا وہادینا محمد صلے اللہ علیہ وسلم واحمد صلے اللہ علیہ وسلم وعلےٰ الہما واصحابہما کثیرا کثیرا والحمد للہ رب العالمین۔

حکیم فضل دین از قادیان

وکیل اسلام

حفاظت واشاعت اسلام کا ایک زبردست ماہوار رسالہ ماہ جولائی سے شائع ہوگا۔ مختصر مقاصد درج ذیل ہیں۔ مخالفین اسلام کے جواب متانت ومیانہ روی سے دینا۔ برائے نام مسلمانون کو عملی طور پر مسلمان بنانے کی کوشش کرنا۔ مسلمانون کے باہمی تفرقون کو مٹانا۔ صوفیائے کرام وبزرگان اسلام کی حالت شائع کرنا۔ وکیل اسلام کا دلی منشاء یہ ہے کہ اشاعت اسلام بھی ہو مگر حفاظت اسلام ضروری ہے یعنے جو لوگ نام کے مسلمان ہیں وہ کام کے بھی مسلمان ہون قیمت سالانہ ۸عہ۔ جن صاحبان کی خریداری کی درخواستیں اخیر جون سے پہلے پہلے آئینگی۔ انہیں چند اسلامی کتابیں انجمن اپنی پسند سے مفت نذر کرے گی

المشتہر۔ سکرٹری انجمن وکیل اسلام نولکہا لاہور

احمدی بھائیوں سے ایک ضروری التجا

الحکم مطبوعہ ۱۰ مئی جسمیں عاجز کا مضمون نقشبندیین پر اتمام حجت کے عنوان سے ہے۔ میں چاہتا ہون کہ آپ صاحبان ضرور اپنے شہر اور قرب وجوار کے فہمیدہ نقشبندیون کو دکہائیں اور حتی الامکان اس کی اشاعت کرین۔ شاید کوئی سعید روح فائدہ حاصل کرکے ہمیں عند اللہ ناجی کرے۔

نیازمند الملک آف گولیکے ضلع گجرات۔

زلزلہ

منشی سردار خان صاحب منصوری سے اطلاع دیتے ہیں کہ آج ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء کو یہان منصوری پر قریب ۴ بجے سہ پہر کو دو دفعہ یکے بعد دیگر زلزلہ آیا۔ جو ۲۸ فروری والے زلزلہ سے کچھ ہی کم تہا۔ اس پہاڑ پر اکثر زلزلون کا سلسلہ شروع ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مشکو ہونگا کوئی بھائی اپنی جماعت میں

پڑھ کر سنادیں

کچھ مفرح عنبری کی نسبت

منجانب محمد اسماعیل صاحب احمدی اینڈ برادرس ماسٹر ٹیلر فسٹ بڈفورڈ شائر رجمنٹ جہانسی حال قلعہ میان سنگھ ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء :- مکرمی جناب حکیم صاحب سلمکم اللہ تعالے - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - قبل ازین مفرح عنبری آپسے منگائی تھی جس کے استعمال سے توقع سے زیادہ فائدہ ہوا - دہلی سے مفرح یاقوتی معجون مروح الارواح وحب مقوی وغیرہ منگا کر استعمال کئے مگر جو فوائد آپکی تیار کردہ مفرح عنبری میں پائے گئے ہیں وہ اور ادویہ میں کالعدم ہیں - لہذا مہربانی فرما کر ایک ڈبیہ مفرح عنبری جلد ارسال فرماویں -

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی

موجد مفرح عنبری
مفرح دلکشا

حویلی کابلی مل لاہور

تندرستی کا بیمہ

یعنے ڈاکٹر گنیش پرشاد بہار گو کا بنایا ہوا

نمک سلیمانی

قیمت فی تولہ [illegible] محصول ڈاک

جسکو کیمیکل اگزامینر اور کمسٹری اہل اسکول لندن کے ممبر اور مشہور ڈاکٹر ڈبلو آر کرپیر صاحب

ایف - سی - ایس - اے - آر - ایس - ایم نے جانچکر سرٹیفکٹ عطا فرمایا ہے

یہ نمک سلیمانی امراض معدہ مثلاً کمی اشتہا - پیٹ کا درد - نفخ - کھٹی یا جلی ہوئی ڈکاروں کا آنا - غذا کا پورے طور سے ہضم نہ ہونا یا اس کیوجہ سے جو بیماریاں مثلاً اسہال - پیچش - سوء ہضمی - بواسیر - قبض - وغیرہ کے ہوتے ہیں - ان سب شکایتوں کو فوراً فائدہ کرتا ہے - اختلاجی کہانسی - یا دمہ - درد وغیرہ کو بھی بہت جلد رفع کر دیتا ہے - چونکہ یہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیوں اور بیماریوں کو دور کرکے اس کی قدرتی گرمی اور قوت کا محافظ رہتا ہے اسلئے حالت تندرستی میں اس کے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا پورے طور سے ہضم ہوکر معمول سے زیادہ خون صالح پیدا ہوتا ہے

ہزاروں میں سے تازہ سرٹیفکٹ

جناب - عزیز الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد سے ۲۴ - نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے آپکے نمک سلیمانی کو بہت مفید پایا - مہربانی فرماکر ایک شیشی اور بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ فرمادیں -

جناب - حاجی حافظ محمد سلیم اللہ صاحب قاضی امرکوٹ سندہ سے ۱۳ - نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ آپکے نمک سلیمانی کا تجربہ بیشتر بندہ نے کیا ہے - ہر ایک مرض پر اکسیر کا حکم رکہتا ہے -

جناب - مولوی عبد العزیز محمود صاحب اتالیق جناب راجہ صاحب بہادر کہلچی پور متعلقہ ایجنسی بہوپال بتاریخ ۱۲ - نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ آپکے اعجاز نما نمک سلیمانی نے عجب اثر دکھایا چند روز کے استعمال سے شکایات معدہ رفع ہوگئیں خداوند کریم آپ کو اجر خیر دے میں اسکی بہی تصدیق کرونگا کہ آپ کا نمک سلیمانی قوت فربہی بدن و ہاضمہ کے لئے بہی آپ ہی نظیر ہے - مہربانی فرماکر ایک شیشی بہت جلد بذریعہ ویلیو پی ایبل بھیجکر ممنون فرمایئے -

ملنے کا پتہ - کے نونہال سنگہ بہار گو منیجر کارخانہ نمک سلیمانی محلہ گاؤ گھاٹ شہر بنارس

عمدہ مفید دلچسپ اور نصیحت آموز کتابیں

شادی خانہ آبادی - دو مہینہ میں ہزار کتابیں ختم ہوئیں - یہ دوسرا اڈیشن ہے - قیمت ۱ر **انیس خلوت** - (عورتوں سے کیونکر اور کیسا برتاؤ کیا جاوے) قیمت ۱ر - **دوستی** ۱ر **راستی تعصب** ۱ر - **پاکی** (استنجا کا طریقہ اور اسکی شناخت) ۱ر - **نوکری اور اوس کا فرض** ۱ر **ماں باپ کا استاد** - ۱ر - **وقت اور محنت** ۱ر - **علاج الطاعون** (مفصل حالات ۲۸ باب میں درج ہیں) ۲ر - **گفتگو** - ۲۶ طریقوں سے مختلف لوگوں سے بات کرنے کا بیان ۲ر **معلم** - نوعمر لوگوں کے لئے مفید نصیحتیں اور ہر معمولی کام کرنے کا اچھا طریقہ - قیمت ۲ر **مقدمہ بازی** ۱ر - **خانہ داری** ۱ر - **گلزار حقیقت** ۱ر

ملنے کا پتہ :- منیجر سلیمانی پریس محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس

مفت — ۵۰ ہزار پڑیہ بطور نمونہ مفت — مفت

اگر ہمارے سرمہ کی ہر شیشی کی مہر پر آنجناب کا ٹریڈ مارک نہ ہوگا تو وہ جعلی سمجھنا چاہیے

سرمہ نور

نمونہ کی تعداد پانچہزار سے بڑہا کر ۵۰ ہزار پڑیہ کر دی گئی ہے - ہر کا ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگی - یہ وہ سرمہ ہے جو پانچ سال سے برابر مفت تقسیم ہو رہا ہے دنیا کے قریب قریب ہر حصہ میں اسکے خریدار موجود ہیں سیکڑوں سارٹیفکٹ ہمارے پاس معزز ڈاکٹروں اور حکیموں اور رئیسوں اور عہدہ داروں کے موجود ہیں جنکے شائع کرنے کے واسطے ایک کتاب کا حجم درکار ہے - مفید ہونے کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا - کہ یکم دسمبر سے صرف ۱۴ دسمبر تک تین ہزار پڑیہ نمونہ کی لوگوں نے منگوائیں - اسپر تجربہ کے بعد فی صدی ۹۰ کی فرمایشات آچکی ہیں - اور یہ بہی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ یہ نسخہ ایک فقیر صاحب کمال کا عطیہ ہے اور انہیں کی اجازت سے اشاعت عام کی گئی ہے - آنکہ کا کوئی مرض ایسا نہیں جسپر دس بیس بار تجربہ ہوا ہو - ہر مرض میں بیحد مفید ثابت ہوا ہے - ابتدائے نزول ماء میں اگر کسی سرمہ نے فائدہ حاصل کیا ہے تو اسی سرمہ نے ورنہ قریب قریب تمام ڈاکٹر اور اطباء اس امر پر متفق ہوگئے ہیں کہ نزول ماء کا سوائے قدح کے اور کوئی علاج نہیں - جالا - پہولا - دہند - غبار - سبل - پانی جانا - پڑبال - خارش - موتیابند ابتدائی سرخی ناخنہ - وغیرہ کو چند ہی روز کے استعمال سے کہوتا ہے بصارت بڑہاتا ہے عام طور پر اس کے استعمال سے عینک کی بہی حاجت نہیں رہتی اور حالت مرض میں لگانے تو ازالہ مرض کے لئے اکسیر ہے ایک تولہ سرمہ سال بہر سے زائد کے لئے کافی ہے ہر حصہ ملک میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے - تاجروں اور دوا فروشوں ڈاکٹروں کو اسطرف متوجہ ہونا چاہیے - اور قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ کئے جاوینگے - دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا ضروری ہے - فرمایشات بذریعہ ویلیو پی ایبل منگوانے پر جانبین کا اطمینان ہوگا - محصول وغیرہ ذمہ خریدار - بلحاظ فائدہ عام قیمت سرمہ خاکی فی تولہ ۸ سرمہ سیاہ بصری فی تولہ ۱ر

کم خرچ بالانشین

دیسی تجارت کو ترقی دینے کے واسطے ہم نے سوتی ریشمی اور رشمی الوضع پختہ رنگ کی تیاری کا بہی انتظام کیا ہے جو مستورات کیواسطے نہایت عمدہ تحفہ ہے اور خوش وضعی میں یہاں تک کمال دکہایا ہے کہ بالکل ریشمی معلوم ہوتی ہیں اور پائداری میں تو ریشمی کی کوئی حقیقت ہی نہیں ایک دفعہ منگوا کر ملاحظہ فرمایئے - قیمت فی تہان قسم اول طول ۱۴ گز ۱۰ گرہ عرض ۱۴ گرہ عہ قیمت فی تہان قسم دوم طول ۱۴ گز ۸ گرہ عرض ۱۰ گرہ عہ

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکہنؤ ہونی چاہیے -

المشتہر - محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری -

سنہ ۱۸۶۹ء سے سنہ ۱۹۰۶ء تک

وقت کا امتحان

سینتیس سال سے زیادہ تک

اسکاٹس املشن

نے فاضل طبیبوں کے مجوزہ ہر سخت امتحان کا مقابلہ کیا ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ آج تمام جہان میں مستند علاج امراض جگر کہانسی - زکام - گوشت اور بہوک کی کمی کا ہے اور ماں باپ بیٹے دونوں کے لئے مقوی اعصاب کا کام دیتا ہے -

ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا

فروخت کیلئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے

ہمیشہ اس نشان ماہی گیر کا املشن لو اسکاٹ کے طریقہ ساخت کا نشان ہے

اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹڈ

مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر سنہ مالکان کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا -

دارالامان کا ہفتہ اور سلسلہ کی خبرین

۱- اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے اہل بیت اور دیگر خدام بحمداللہ اچھی طرح سے ہیں -

(۲) بزرگان ملت کی صحت تسلی بخش ہے - فاضل امروہی ۲۹ مئی کو وطن جانے کا ارادہ رکھتے ہیں - آپ نے وعدہ فرمایا ہے کہ الحکم کی ہر اشاعت میں انکا کوئی مضمون شائع ہوا کرے گا - انشاء اللہ -

۳- حیدرآباد دکن سے ہمارے دیرینہ مہربان اور محترم بھائی مولوی محمد سعید صاحب مع دو دستون کے تشریف لائے دو تین ہفتہ قیام کرین گے - پنڈی گھیپ سے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب سعادت اندوز ہوئے - ایک ہفتہ رہ کر واپس چلے گئے - منشی برکت علی صاحب شملہ سے آئے - اسکے علاوہ اور کئی مہمان مختلف جگہ سے آئے اور چلے گئے -

(۴) آج مدرسہ تعلیم الاسلام مین **ایمپائر ڈے** منایا جاویگا جس میں گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری اور سچی خیر خواہی کے متعلق تقریرین ہونگی - اس جلسہ کے میر مجلس جناب مرزا محمد افضل بیگ صاحب انسپکٹر ٹھگی و ڈکیتی خاص رخصتی قادیان ہونگے - مفصل حالات دوسری جگہ دئے جاوینگے -

(۵) ایڈیٹر الحکم کے خلاف جو مقدمہ زیر دفعہ ۴۲۴ یہان کے بعض شورہ پشت لوگون کی تحریک سے ہوا تھا - اس مین فریق مخالف نے دست برداری دیدی اور فتنہ پردازون کو نامراد رکھا - خدا تعالےٰ کا محض فضل ہے -

(۶) ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب اپنی رخصت پوری کرکے دہلی واپس چلے گئے - دہلی کی جماعت خدا کے فضل سے دن بدن بڑھ رہی ہے - ۴ نئے احمدی سلسلہ مین داخل ہوئے اللّٰھم زد فزد - میر قاسم علی صاحب تبلیغ میں از بس مصروف ہیں - احمد مسیح مباہلہ کی منظوری کے بعد خاموش ہے -

۷- ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو لاہور کے الاخوان کلب کی طرف سے جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل سلسلہ عالیہ کے مکان واقع انارکلی میں ٹی پارٹی دی گئی - اور ایک ایڈریس دیا گیا - ڈاکٹر صاحب کا جواب تسلی بخش اور امید افزا تھا -

(۸) مرزا عزیز احمد صاحب نبیرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام علی گڈھ کالج میں تعلیم پانے کے لئے آج روانہ ہوئے -

متفرقات

غیر احمدی سے نکاح

حضرت حکیم الامۃ کی خدمت میں ایک شخص نے لکھا ہے کہ ایک شخص جماعت احمدیہ میں سے اپنی لڑکی یا ہمشیرہ کا تعلق شادی اس شخص کے ساتھ کرتا ہے جو ہمارے سلسلہ کا مخالف ہے صرف موافقت قومی یا پیشہ کی ہے - کیا یہ رشتہ اسکو کرنا چاہئے - ؟

ایک احمدی نے اس سے رشتہ مانگا تھا بلا وجہ معقول اسکو صاف جواب دیکر غیر احمدی سے کرنا چاہتا ہے !-

حضرت حکیم الامۃ نے اس سوال کے جواب کے لئے اس اشتہار کا حوالہ دیا ہے جو ۷- جون ۱۸۹۸ء کو حضرت اقدس نے شائع کیا تھا میں اسکا وہ حصہ جو اس جواب کے متعلق ہے درج کرتا ہوں اور وہ یہ ہے -

" انکے باہمی اتحاد بڑھانے کے لئے اور نیز انکو اہل و اقارب کے بد اثر اور بد نتائج سے بچانے کے لئے لڑکیون اور لڑکون کے بارے میں کوئی احسن انتظام کیا جاوے - یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ مخالف مولویون کے زیر سایہ ہو کر تعصّب اور عناد اور بخل اور عداوت کے پورے درجہ تک پہونچ گئے ہیں - انسے ہماری جماعت کے نئے رشتے غیر ممکن ہوگئے ہیں جب تک کہ وہ توبہ کرکے اسی جماعت میں داخل نہون .... کچھ بھی ضرورت نہیں جوکہ ایسے لوگون سے ہماری جماعت نئے تعلق پیدا کرے جو ہمیں کافر کہتے اور ہمارا نام دجّال رکھتے یا خود تو نہیں مگر ایسے لوگون کے ثنا خوان اور تابع ہیں .... یاد رہے کہ جو شخص ایسے لوگون کو چھوڑ نہیں سکتا وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں جب تک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑیگا - اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہوگا تب تک وہ ہم میں سے نہیں - سو تمام جماعت توجہ سے سن لے کہ راستباز کے لئے ان شرائط پر پابند ہونا ضروری ہے "

اشتہار مذکور کے اصل الفاظ درج کردیئے ہیں اسپر کسی حاشیہ کی حاجت نہیں -

ضرورت

۱- شیخ محمد صاحب احمدی بگا ضلع ہوشیارپور سے درخواست کرتے ہیں کہ انہیں اخبار ملے وہ خرید نہیں سکتے کوئی بھائی ان سے سلوک کرین -

۲- قصاید قادیانی کی ضرورت سید ضیاء الحق صاحب ہیڈ ماسٹر وکٹوریہ بال سکول لنگ ملک اڑیسہ کو ہے اگر کسی کے پاس ہو تو عاریتاً یا قیمتاً انہیں بھیجدے -

۳- مولوی محمد یمین صاحب داتوی کے لئے احباب دعا کرین -

۴- میان غلام حسن کشمیری جو بڑا مخلص اور دیندار احمدی ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کا تھا فوت ہوچکا ہے جنازہ غائب پڑھا جاوے - ایسا ہی میان چراغدین صاحب مرحوم ساکن ترگڑی کا جنازہ غائب پڑھا جاوے -

اطلاع

۱- دفتر الحکم میں اب مراسلات اس کثرت سے آتی ہیں کہ کل کی کل درج کرکے بھی اکثر دن کیلئے گنجایش نہیں رہتی اسلئے اگر کسی کا مضمون دیر سے درج ہو تو مجھے معذور رکھیں -

۲- جماعت پشاور کی طرف سے الحکم کے متعلق بعض مشورون پر مشتمل ایک چٹھی میرے پاس پہونچی ہے - ایسی بحثیں اگر اخبار مین شروع ہوں تو پھر اخبار اصل مقصد سے دور چلا جاوے - اور اگر ایک خط درج ہو تو پھر سبکے درج ہوں - اسلئے جماعت مذکور کی خدمت میں ایڈیٹر الحکم بطور خود جواب بھیجدے گا - جس کو امید ہے جماعت مذکور پسند کرے گی - انشاء اللہ العزیز -

ایک مطالبہ اور اوس کی ادائگی

مکرمی جناب شیخ صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - میں سنتا ہون کہ مولوی غلام دستگیر قصوری کے مباہلہ کا جب کہیں ذکر آتا ہے تو امرتسری مولوی فاضل ہمیشہ یہی کہ دیا کرتا ہے کہ مولوی مذکور کی کتاب میں اس مباہلہ کا کہیں ذکر ہی نہیں ہر چند کہ مجھے اخبار اہلحدیث کے دیکھنے کا بہت ہی کم اتفاق ہوتا ہے - مگر پھر بھی میں اپنے حافظہ پر زور ڈال کر یہ کہہ سکتا ہون کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے ہم لوگون سے اس امر کا مطالبہ کیا تھا کہ ہم اگر اُن کو مولوی قصوری کی کسی کتاب سے مباہلہ کی اصل عبارت دکھا دین گے تو ایڈیٹر اہل حدیث آئندہ کے لئے پختہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کے خلاف لکھنا چھوڑ دیگا چونکہ ایڈیٹر صاحب مذکور کا یہ وعدہ مشروط ہے اس لئے میں رسالہ فتح رحمانی مصنفہ مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری مطبوعہ احمدی پریس واقع لدہانہ کے صفحات ۲۶ و ۲۷ کی مطلوبہ و اصل عبارت **(اللّٰھم یا ذوالجلال والاکرام یا مالک الملک - جیسا کہ تو نے ایک عالم** ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف مجمع بحار الانوار کی دعا اور سعی سے اُس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا تھا - ویسا ہی دعا **والتجا اس فقیر قصوری کان اللہ لہٗ** سے (جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید مین حتی الوسع ساعی ہے) مرزا قادیانی اور اوس کے حواریون کو توبہ نصوح کی توفیق رفیق فرما - اور اگر یہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا **فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین - انک علیٰ کل شیءٍ قدیر - وبالاجابت جدیر آمین**) پیش کرکے دیکھنا چاہتا ہون - کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے قول کے کہان تک پابند ہیں -

بھلا مباہلہ کا کونسا رنگ ہے جو اس عبارت مین موجود نہیں - کیا حضرت محمد طاہر کی طرح مصنّف رسالہ فتح رحمانی کی یہ خواہش نہیں تھی کہ وہ بھی اپنے وقت کے مدعی مہدویت و مسیحیت کو نصیب اعدا قطع ہوتا دیکھ لیتا مگر افسوس کہ مصنف رسالہ مذکور کی یہ آرزو ہرگز پوری نہ ہوئی بلکہ خود اُس کی موت نے ثابت کردیا کہ آئندہ حضرت مرزا صاحب کو آیت **فقطع دابر القوم الذین ظلموا** کا مورد ٹھیرانا حد درجہ کی معصیت اور ہلاکت ہے - بہرحال مولوی غلام دستگیر صاحب کا مشکور ہونا چاہئے کہ انہون نے جناب مرزا صاحب کے دعوے پر صحت کی مہر کردی - ہان اگر امرتسری مولوی فاضل صاحب نہ مانیں تو پھر انہیں چاہیئے کہ اپنے انکار کے ساتھ اتنا اور بھی شائع کردین کہ آیت **فقطع دابر القوم الذین ظلموا** میں (نعوذ باللہ) اب وہ اثر نہیں رہا جو کبھی پہلے ہوا کرتا تھا اخیر پر میں پھر اپنے مضمون بعنوان امرتسری اخبار کی طرف توجہ دلا کر آپ سے اوس آیت و حدیث کا مطالبہ کرتا ہون کہ جس سے آپ **غیر صالح انسان کا رفع مانے ہوئے ہیں** -

دیگر جب تک آپ مضمون مذکورہ بالا کی آخری دو آیتون کی تطبیق سے اطلاع ندین گے اُس وقت تک ہم بھی آپ کا پیچھا نہین چھوڑین گے -

راقم ناچیز محمد حسین مسافر

اطلاع

اخبار سب خریداران کے نام وقت مقررہ پر دفتر سے روانہ ہوتا ہے جس صاحب کو کوئی پرچہ نہ ملے اوسکو چاہئے کہ جو پرچہ نہیں پہونچا وہ پڑا اخبار کی اگلی اشاعت تک طلب کرین - ورنہ بعد میں وہ پرچہ مطلوبہ نہیں ملے گا + مینجر -

سنبھل کر چلو ایسا نہو کہ ٹھوکر کھاؤ

ماموربن اور مرسلین کے ساتھ تعلق پیدا کرنا اور انکا ساتھ دینا جسقدر مشکل ہے اس سے کہیں زیادہ اس تعلق کو نباہنا اور اسپر ثابت قدم رہنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ ان لوگون کے ساتھ قدم قدم پر ابتلا اور ٹھوکرین ہوتی ہیں اور انکی راہ باوجود صراط مستقیم ہونے کے کچھ ایسی نشیب و فراز گھاٹیان اپنے اندر رکھتی ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل کے سوا بڑے بڑے جوانمرد اور شیر دل انسان ہی پیچھے رہ جاتے ہیں - ایک وقت ہوتا ہے کہ کوئی ان کے ساتھ نہیں ہوتا پھر دنیا ایکدم بہت رو کی طرح انکی طرف جھکتی ہے اور پھر ایک وقت آتا ہے کہ مختلف ابتلاؤن اور امتحانوں کی چکی چلتی ہے اور کم ہمت غدار اور غیر مستقل مزاجوں کو الگ کر دیتی ہے - اسلئے جب اللہ تعالےٰ کے فضل سے کسی کو یہ موقع مل جاوے کہ وہ کسی صادق کو اپنے وقت پر شناخت کر کے اسکے ساتھ ہو جاوے تو اسکو سب سے بڑی ضرورت اس امر کی ہے کہ اللہ تعالےٰ سے ثبات قدم کے لئے ہر وقت دعا کرتا رہے تا ایسا نہو شیطان اسپر قابو پاکر اسے نیچے گرا دے -

غرض

یہہ عام سنت اللہ ہے کہ ماموربن و مرسلین کا وجود بہت سے ابتلاء کے لاتا ہے - اور انکے ساتھ ساتھ چلنے کے لئے آرام وہ اصول یہی ہے کہ انسان **صدیقی فطرت** پیدا کرے اور رضاء اور تسلیم کو اپنا شیوہ قرار دے - یہی وجہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے کہو کر فرمایا کہ تم میں سے کوئی مومن ہو سکتا ہی نہیں جب تک وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر دل و جان سے رضامند نہو جاوے اسپر اعتراض چون و چرا ہوئی نہیں - جبوقت تک یہ فطرت پیدا نہو خطرہ ہی خطرہ ہے اور شیطان کو مختلف رنگوں اور صورتوں میں حملہ کرنے کے لئے موقع مل سکتا ہے

مجھے اس مضمون کے لکھنے کی تحریک اس **الہام** سے ہوئی ہے جو ابھی ۷ - مئی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان الفاظ میں ہوا ہے - **ولا تکلمنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون وعدٌ علینا حق** - یعنی ان لوگون کے بارہ میں میرے ساتھ بات نکر جو ظالم ہیں یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں اور دنیا کے ہموم و غموم میں لگ کر دین کے پہلو سے لاپرواہیں میں انکو ضرور غرق کرونگا اور ناکامی مین مرین گے یہہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو نہیں ٹلے گا - اس الہام کے متعلق حضرت اقدسؑ نے فرمایا ہے کہ میرے خیال مین یہہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے جو دنیا کے ہموم و غموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور جو دین کی فکر اور غم سے لاپروا ہیں گویا خدا تعالےٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگون کے لئے دعا مت کر ان کی شفاعت مت کر کیونکہ جیسا کہ ان کا دین مر گیا ہے ان کی دنیا بھی مرے گی - ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستون کے لئے ہوتی ہے نہ دشمنون کے لئے پس اس قرینہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہہ الہام خاص دوستون کے لئے ہے اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسرون کے لئے بھی ہو مگر ایسے لوگون کی لئے بھی ضروری ہے کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہین مگر ان کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے مخالف ہے -

یہہ **الہام** جسقدر انذار جماعت کیلئے اپنے اندر رکھتا ہے اسپر مجھے کسی حاشیہ چڑہانے کی حاجت اور ضرورت مطلق نہیں - اس سے بڑھکر خوفناک امر میں قہیں یہ سمجھتا ہون - کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام جہان ایک طرف اپنی جماعت کے استقلال اور ثبات قدم کے لئے دعائین کرتے رہتے ہیں وہان دوسری طرف آپ کی دعاؤنکا یہہ بھی جزو ہے کہ جو خشک ٹہنیاں ہیں وہ مجھہ سے کاٹی جاوین - ایسی صورت مین ہمارے لئے کسقدر خوف کا مقام ہے - ان لوگون کو تو کسی شخص کی قطعاً کوئی پروا نہیں ہوتی - کہ اگر فلان شخص ہمارے ساتھ نہوگا تو ہم کو نقصان پہونچیگا - وہ مخلوق کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی کمتر سمجھتے ہیں ہان اس امر کے بیشک حریص ہوتے ہیں کہ خلق اللہ کو ہدایت ہو اور مخلوق تباہ اور ہلاک ہونے سے بچ جاوے - مگر خدا تعالےٰ کی عظمت اور جلال کے مقابلہ میں وہ ذلیل دنیا کی ہلاکت کی ذرا پروا نہیں کرتے -

اسوقت ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کو ابتلا پیش آیا ہے اور انہون نے حضرت حجۃ الاسلام امام کے حضور سر تسلیم خم کرنے کی بجائے اپنے علم و عقل اور اپنی راستبازی اور دینداری پر بھروسہ کر کے خدا تعالےٰ کے مامور پر حملہ کیا ایسی حالت مین کہ انہیں ابتک بھی امام کہنا ہے یہ خدا تعالےٰ کا غضب ہے جو اس شخص پر پڑا ہے اللہ تعالےٰ رحم کرے - اسلئے میں اپنا فرض سمجھتا ہون کہ احباب کو مطلع کردون کہ وہ اسوقت ہوشیار ہو جاوین - ایسا نہو کہ شیطان کسی راہ سے انہیں آکر ہلاک کرے اور اپنا قابو پائے - جیسا کہ خدا تعالےٰ وعدہ کر چکا ہے بعض افراد ہونگے جو اس سلسلہ سے کاٹے جاوینگے لیکن دعا کرو کہ وہ ہم نہون اگر اسوقت اس عذاب الٰہی سے جو نافرمانوں اور سرکشون پر آنیوالا ہے جس مین ہمارا امام اور خدا کا برگزیدہ دعا اور شفاعت سے بھی روکدیا گیا ہے بچنے کے لئے استغفار اور دعاؤن میں ہم لگ جاوین تو کیا عجب بیڑا پار ہو جاوے - ورنہ معاملہ بہت خطرناک ہے جب تک خاتمہ بالخیر نہو جاوے مت سمجھو کہ ہم فائز المرام ہو گئے -

ارتداد کی پیشگوئی آج سے نہیں دیر سے ہو چکی ہوئی ہے اور یہ بہت خطرناک ہے اسلئے آؤ ہم اس آگ سے بچنے کی سعی کرین اور خدا کرے کہ وہ وقت ہم پر نہ آئے کہ ہم اپنے مولا امام کی دعاؤن سے الگ کئے جاوین - اسکے لئے میرے اپنے خیال میں جو راہ ہے وہ یہی ہے جس سے ان کی زندگی بسر کرنے کی سبیل نکل سکتی ہے کہ ہم امام کے حضور اپنے تمام ارادون اور خواہشون اور خیالون کو یکدم چھوڑ دین اس کی رضی اور حکم کے سامنے ہماری اپنی مرضی اور غرض کوئی نہو اسکے فیصلہ پر ہمارے دل مین انشراح اور طبیعت میں انبساط پیدا ہو - اسکی کوئی حرکت و ادا ہمارے لئے بدنما اور مورد اعتراض نہو - ظالم طبع اور کمینہ فطرت مخالف میرے اس فقرے پر کئی قسم کے اعتراض کرنے کو طیار ہونگے لیکن میرا روئے سخن ان لوگون کیطرف ہے جنہون نے اس سلسلہ کو قبول کیا ہے اگر انہون نے سچائی سے قبول کیا ہے اور فی الحقیقت اس سلسلہ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے سمجھا ہے اور یقیناً ایسا ہی ہے میں خدا تعالےٰ کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ ایسا ہی ہے پھر وہ بتائیں کہ انکی اپنی رائے اپنا منشاء امام کی رائے اور منشاء کے سامنے کیا باقی رہ سکتا ہے - چاہئے ہو کہ عافیت کے دن گذرین تو اصل یہی ہے کہ اس دانہ کی طرح ہو جاؤ جو زمین میں دبا دیا جاتا ہے اور جو اپنی زندگی اور ہستی کو کھو دیتا ہے - پھر وہ نشو و نما پاتا اور پھل پھول لاتا اور مایہ حیات کا جزو ٹھیرتا ہے جب تک یہہ نہیں کچھہ بھی نہیں -

دوستو! یہہ راہ بہت خطرناک ہے ہم بڑی بھاری ذمہ داری کے نیچے ہیں میں نے جب سے اس الہام کو پڑہا ہے اور ڈاکٹر عبد الحکیم خان کے حالات پر اطلاع ہوئی مین بہت ڈر گیا ہون - اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر کرے (آمین) یہہ خطرناک مرحلہ آیا ہے وہ لوگ جو کشوف والہامات کے مدعی جو اپنی تحریرون اور تقریرون میں پر زور الفاظ میں تصدیق کر چکے ہیں اور جنہیں اپنی نیک کرداری پر ناز ہے انکی یہ حالت ہے تو مین اور دوسرے کس شمار میں ہیں - اصل اور سچی بات یہی ہے کہ خدا کے فضل کے بغیر بیڑا پار ہونا مشکل ہے - ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ دعاؤن سے ایک دوسرے کی مدد کرین - اور خدا تعالےٰ کے فضل کو مانگیں تا وہ ہمیں ہر قسم کی ٹھوکر سے محفوظ رکھے - میں اس مختصر نوٹ کو اس پیشگوئی پر جو آج سے قریباً دس سال پیشتر شائع ہو چکی ہے ختم کر دیتا ہون تا کہ ہم اسکو پڑھکر فائدہ اٹھائیں اور خدا کے فضل کے امیدوار ہون - (وہ پیشگوئی یہ ہے)

میں ایسے لوگون کو مطلع کرتا ہون کہ یہ تو فتح ہے اسکا کامل فتح اس سے کوئی انکار نہیں کریگا مگر جمعیت القلب لیکن صادق تو ابتلاؤن کے وقت بھی ثابت قدم رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ آخر خدا ہمارا ہی حامی ہوگا اور یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستون کے وجود سے خدا تعالےٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا راہ لین تب بھی مجھے کچھہ خوف نہیں مین جانتا ہون کہ خدا تعالےٰ میرے ساتھ ہے اگر میں پیسا جاؤن اور کچلا جاؤن اور ایک ذرہ سے بھی حقیر تر ہو جاؤن اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھون تب بھی میں آخر **فتحیاب** ہونگا مجھکو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا - دشمنون کی کوششیں عبث ہین اور حاسدون کے منصوبے لاحاصل ہیں -

اے نادانو اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو مین ضائع ہو جاؤنگا - کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا - یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں میں کسی کی پروا نہیں رکھتا میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں کیا خدا مجھے چھوڑ دیگا کبھی نہیں چھوڑیگا کیا وہ مجھے ضائع کر دیگا - کبھی نہیں ضائع کریگا - دشمن ذلیل ہونگے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندون کو ہر میدان مین فتح دیگا - میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے - کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اسکی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اوس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اسکا جلال چمکے اور اوسکا بول بالا ہو - کسی ابتلا سے اوس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں - اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہون ابتلاؤن کے میدان مین اور دکھون کے جنگلوں میں مجھے طاقت دیگئی ہے ؎

من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشت من
آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جاوے مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پرخار بادیہ درپیش ہیں جنکو مین نے طے کرنا ہے پس جن لوگون کے نازک پیر ہیں وہ کیون میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے - نہ مصیبت سے نہ لوگون کے سب و شتم سے نہ آسمانی ابتلاؤن اور آزمائشون سے - اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائینگے اور اون کا پچھلا حال اون کے پہلے سے بدتر ہوگا - کیا ہم زلزلون سے ڈر سکتے ہیں کیا ہم خدا تعالےٰ کے راہ میں ابتلاؤن سے خوفناک ہو جائینگے کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں ہو سکتے - مگر محض اسکے فضل اور رحمت سے - پس جو جدا ہونے والے ہیں جدا ہو جائیں اونکو وداع کا سلام - لیکن یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں تو اس جھکنے کی عند اللہ ایسی عزت نہیں ہوگی جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے ؎

اکنون ہزار عذر بیاری گناہ را + مرشوئے کردہ را نبود زیب دختری -

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامدًا و مصلیًا

تصویب فرمودہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیا ونیز حضرت حکیم الامۃ سماعت فرمودہ اند

(یہہ مضمون)

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو روبرو جلسہ کے سنایا گیا

قال اللہ تعالےٰ واذ استسقیٰ موسیٰ لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا قد علم کل اناس مشربھم الایہ

یعنے اور وہ واقعہ بھی اسوقت یاد کرو جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی کی درخواست کی تو ہمنے اپنے مقام عظمت سے فرمایا کہ اے موسیٰ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو مارتے ہی عصا کے پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم یا معین کر لیا۔

فائدہ تفسیری۔ حضرت موسیٰ نے جو جناب باری میں استسقا کیا تہا وہ دال ہے اسپر کہ قوم کو پانی کی سخت ضرورت تہی اور واقعات بہی اسی پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ یہہ **استسقائیہ** یعنی اوس بیابان میں واقع ہوا تہا جہیں وے چالیس برس تک حیران و پریشان پہرتے رہے تہے اگرچہ ضرب فی الارض کے معنے زمین میں چلنے کے بہی آتے ہیں لیکن ضرب بالعصا یا ضرب بالید یا ضرب بالسیف کے معنی متبادر عصا وغیرہ کے ساتہہ مارنیکے ہیں اگر محاورہ ضرب بالعصا وغیرہ کے معنی سوائے معنی مذکور کے اور کچہہ ثابت ہو جاوین تو کلام الٰہی چونکہ لا تنقضی عجائبہ کا مصداق ہے تو اوس میں ہمین کلام نہیں ہوگا اور آیت فاضرب لھم طریقا فی البحر یبسا چلنے کے معنون میں نص نہیں ہے کیونکہ اوس کے معنی بحکم القرآن یفسر بعضہ بعضًا کے یہہ بہی ہو سکتے ہیں کہ اضرب بعصاک لتجعل لھم طریقا فی البحر یبسا علاوہ اس کے حرف جر فی کا یہان پر بہی موجود ہے جو ایک قرینہ ہے چلنے کے معنون پر اور دوسرے لفظ طریق کا بڑا قرینہ ہے چلنے کے معنون کے لئے اسلئے ضرب بالعصا کا قیاس اضرب لھم طریقا فی البحر پر مناسب نہیں معلوم ہوتا کیونکہ ضرب بالعصا میں آلہ ضرب یعنے زدن موجود ہے اور اضرب لھم طریقا فی البحر میں عصا موجود نہیں اور طریق موجود ہے اور فی بہی ہے اور واضربوا مشارق الارض و مغاربھا میں بہی کوئی آلہ ضرب یعنی زدن کا موجود نہیں دوسرا یہہ سیاق و سباق آیت کا بہی موید معنی زدن ہی کا ہے۔ کیونکہ فانفجرت میں جو حرف فا ہے وہ دلالت کرتا ہے کہ تعقیب بہت ہی سرعت کے ساتہہ بارہ چشمے بہہ نکلے تہے یعنی ضرب بعصاک الحجر کا فرمانا اور چشمون کا پہوٹنا قریب قریب زمانہ میں واقع ہوا تہا۔ اور اگر مسافت بیابان کی خواہ کسیقدر ہو طے کر کر ایک عرصہ کے بعد کسی پہاڑی میں پونہچنا ہوتا جہیں بطور معتاد کے بارہ چشمے بہہ رہے تہے تو اس نظم عبارت سے اوسکا بیان کرنا جلالت شان کلام الٰہی کے مناسب نہیں معلوم ہوتا اور نیز کسی قدر مدت تک بغیر پانی کے بمشقت سفر کرنا ایک فوج کثیر التعداد کا جسکی تعداد قریب چہہ لاکہہ کے ہو استسقائی موسوی کی اجابت سے جو بالفاظ فقلنا اضرب بعصاک الحجر کے ہی مناسب نہیں معلوم ہوتا اور الحجر کے معنے جو مشہور ہیں وہ پتھر کے ہیں جسکو فارسی میں سنگ کہتے ہیں مفردات راغب میں لکہا ہے الحجر الجوھر الصلب المعروف اور وہ صیغہ بہی مفرد کا ہے جو اوس پتھر کے واحد ہونے پر دلالت کرتا ہے خواہ وہ پتھر کوئی خاص پتھر ہو یا اوسی تیہہ میں کوئی پتھر غیر مخصوص ہو اگر الف لام جنسی لیا جاوے۔ اور قرآن مجید کے تواتر نقلی کے مناسب بہی یہی ہے کہ معنی الفاظ بہی وہی لئے جاوین جو مشہور و معروف ہوں اور صرف مفردات لغت کے معنے لیکر کسی کلام کے معنے لینے بغیر سند محاورہ کے ہر جگہ پر مناسب نہیں معلوم ہوتا مثلاً اگر کوئی شخص آیت کتب علیکم الصیام کے معنی بحوالہ مفردات لغت کے یہہ کہے کہ کتب کے معنے جمع اور صوم کے معنی شتر مرغ کی بیٹہہ لغات معتبرہ عربیہ میں لکہی ہوئی ہیں تو بموجب مفردات لغت کے اس آیت کا ترجمہ مراد الٰہی سے کسقدر بعید ہو جاویگا۔ کہ شتر مرغ کی بیٹہہ تمپر جمع کر دی گئی۔ ہان البتہ ان معنون پر آریہ وغیرہ نے اعتراض کیا ہے کہ یہہ قصہ مندرجہ قرآن مجید کا سینس کے خلاف ہے اور بعض لوگ یہہ بہی کہتے ہیں کہ یہ قصہ توریت کے خلاف ہے کیونکہ کتاب خروج ۱۵ / ۱۷ میں یہ قصہ یوں لکہا ہوا ہے پہر وہ ایلیم کو جہان پانی کے بارہ چشمے اور ستر درخت کہجور کے تہے آئے اور اونہوں نے پانی پر خیمے کہڑے کئے سو اسکا جواب سینس کے متعلق تو یہ ہے۔ کہ اسباب اولی پانی کے پہوٹ نکلنے کے کچہہ ہی ہوں مگر یہ امر ثابت شدہ ہے کہ پتھرون میں نسبتاً مٹی کے ڈہیلون وغیرہ کی برودت اور قوت جذب زیادہ ہوتی ہے ایک ہلکا پتھر جسکو انگریزی میں پومس پتھون کہتے ہیں رطوبات اور پانی کا ایسا جاذب ہوتا ہے کہ پانی کے قریب رکہنے سے وہ پتھر اپنے جرم کے بموجب پانی کو جذب کر لیتا ہے۔ اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ پہاڑوں میں اکثر بارش بہی ہوتی رہتی ہے اور سردی بہی زیادہ رہتی ہے خواہ اسباب اولے اسکے کچہہ ہی ہوں جسکا ہم انکار نہیں کرتے مگر ہمارے مشاہدہ میں ہی کہ بخارات ارضیہ اور کرہ ہوائیہ کے بخارات پہاڑوں کی طرف منجذب ہوتے رہتے ہیں اور پہر وہ بخارات پانی کے ساتہہ منقلب ہو جاتے ہیں اور اس قوت تبرید اور جذب میں کمی زیادتی کا ہونا بہی کچہہ بعید نہیں کیونکہ ضعف اور قوت ہر ایک شے میں مشاہد ہے۔ دیکہو بعض سنگہائے مقناطیس میں قوت جذب کمی بیشی کے ساتہہ پائی جاتی ہے اور یہہ قوت جذب قوت اتصال کی ایک شاخ ہے جو ہر ایک جسم میں پائی جاتی ہے پس اس امر کو کونسا سینس رد کرتا ہے کہ کسی پتھر میں قوت تبرید بہی زیادہ ہو اور قوت جذب بہی خصوصًا جبکہ اوسمیں ضرب بالعصا سے کوئی صدمہ بہی پہونچ جاوے اور شق ہو جاوے۔ اور پہر اون بخارات کرہ ارضی یا کرہ ہوائی کو جذب کرے جو مادہ اور خزانہ پانی کا ہیں اور خواہ وہ بخارات سمندر سے ہی آتے ہوں اور کہیں سے بہر حال بسبب قوت تبرید اوس پتھر کے وہ بخارات مذکورہ پانی کے ساتہہ منقلب ہو جاوین خصوصًا اوسوقت میں کہ بعض اوضاع فلکی کے حدوث سے کرہ ہوا میں رطوبت بہی پیدا ہو گئی ہو تو اس عالم کون و فساد میں سینس اس امر کو کس دلیل سے نفی کر سکتا ہے ظاہر ہے کہ حوادث ارضیہ بموجب علم طبعیات کی اوضاع فلکیہ کے تابع ہیں پس ایسی کیا بعید ہے کہ اوسوقت موسوی میں کوئی وضع فلکی بہی ایسی پیدا ہو گئی ہو جسکی وجہ سے بخارات کرہ ہوائی یا بخارات کرہ ارضی اوس تیہ کے نہایت مرطوب ہو گئی ہوں۔ اور بعد جمع ہونے خزانہ پانی کے زمین میں اوس پتھر سے ضرب بالعصا کے سبب پانی بہہ نکلا خواہ اسباب اولی اوسکے کچہہ بہی ہوں۔ پہر جبکہ ہم تمام دریاؤں کی اصل چشموں پر نظر کرتے ہیں تو اس قسم کے امور کو مشاہد بہی پاتے ہیں مثلاً دریائے گنگ کے اصل منبع پر نظر کرو کہ وہ صرف بقدر گاؤ کے مونہہ کی ایک چہوٹا سا پتھر ہے جسکو گنگوتری یا گئو مکہہ کہتی ہیں اور پہر نظر ثانی کرو دریائے گنگ کے اون مقامات کو جہانپر اوسکا پہاٹ کوسوں تک پونچ گیا ہے بلکہ سیکڑون گہاٹ اوسمین موجود ہو گئی ہیں اور دریائے برہمپتر سے ملکر تو اوسکا بڑا ہی جوش و خروش اور خروش ہو گیا ہے اب ہم یہانپر سینس کی رو سے یہہ بہی دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ دریائے گنگ اوسی ایک پتھر خاص سے جسے گئو مکہہ کہتے ہیں کیوں نکلا دوسرے پتھر یا دوسری جگہ سے کیوں نہیں نکلا اور بعد نکلنے کے اسقدر کثیر المقدار جسکا پہاٹ بعض مقامات پر کوسوں تک پہونچ گیا ہے کیونکر ہو گیا خفا ہو جو ابکو نہو جواب تا جو سینس یہانپر جاری کیا جاوے گا اوسی سینس سے یہ بارہ چشمے بہی جاری ہو سکتے ہیں۔ نظیر اوسکی نبی اسمٰعیل میں وہ چشمہ چاہ زمزم کا ہے جو ابتک موجود ہے جسکی نسبت حدیث میں آیا ہے کہ اگر وہ پانی محصور نہ کیا جاتا تو ایک عالم میں وہ چشمہ جاری ہو جاتا اور اس اعجاز موسوی سے بڑہ کر وہ اعجاز محمدی موجود ہے جو متعدد احادیث میں متعدد طرق سے وارد ہوا ہے کہ انگشتان مبارک سے اسقدر پانی جاری ہوا کہ ایک فوج کے حوائج متعلق اکل و شرب کے اوس سے روا ہو گئیں ایسے خوارق انبیا کا انکار کرنا بجز نا واقفی سینس کے اور بجز کوتاہی عقل کے اور کیا کہا جاوے اگر سینس ایک صغیر جسم سے کثیر المقدار شے کا پیدا ہونا جانا نفی کرتا ہے تو یہہ مقتضا بہی سینس کا بالکل غلط ہے کیونکہ ہم صدہا جگہ یہہ نظارہ دیکہتے ہیں آجکل کی تحقیقات ڈاکٹری سے ثابت ہو گیا ہے کہ دبا سے طاعون کے پیدا ہونے کا سبب وہ کیڑے صغیر ہیں جو بغیر دوربین کے نظر ہی نہیں آسکتے مگر اون کی سمیت ایک عالم میں کسقدر پہیل گئی ہے اور نیز ہم نے دیکہا ہے کہ ایک ذرا سا ٹکڑہ بادل کا آیا اور برسنا شروع ہوا پہر اس قدر پانی برسا کہ تمام تالاب اور ندیاں بہر گئیں اور ایک عالم میں وہ ٹکڑہ بادل کا پہیل گیا۔ گویا کہ وہان کا کرہ ہوائی پانی کے ساتہہ منقلب ہو گیا ارکبہ عناصر میں یہہ کون و فساد ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ اس عالم کون و فساد میں یہہ صنائع بدائع تو اوس صانع مطلق کے ہیں جسکی شان میں بیدہ ملکوت کل شئی ہے مگر ایک انسان ضعیف البنیان کے صنائع میں بہی ہم ایسے عجائب و غرائب دیکہہ رہے ہیں ریل کا انجن بہ نسبت ریل کے کسقدر چہوٹا اور بہ نسبت ریل کے بوجہ کے کسقدر ہلکا ہوتا ہے معہذا لاکہون من بوجہ کو کسقدر سرعت کے ساتہہ کہینچ کرے جاتا ہے توپ کا گولہ جو ایک صغیر جسم ہوتا ہے اپنے سے بڑے بڑے جسموں کو تباہ و ہلاک کر دیتا ہے اور ایسے امور عجیبہ کا انکار کرنا تو ترقی سینس کو رد کرتا ہے اگر اوائل میں ہی ان فنون جدیدہ عجیبہ کا انکار کیا جاتا تو یہ امور عجیبہ اور فنون عجیبہ کیونکر پیدا ہو سکتے چونکہ معنی سینس کے مشاہدہ اور نظر کرنے کے ہیں اس لئے ہر ایک سینس داں پر واجب ہے کہ بوقت سننے کسی امر عجیب کو ہی کہے کہ آئی سی یعنے میں نظر کرو

پس اگر موسیٰ جیسے نبی اولوالعزم نے جناب باری جیسے قادر مطلق میں تفرع اور زاری سے التجا کی اور اوس قادر مطلق کی طرف سے اجابت دعا کی گئی جو بالفاظ فقلنا اضرب مقام عظمت الٰہی سے وہ اجابت ظہور میں آئی اور موسیٰ نے اوس امر الٰہی کی تعمیل بھی کی اور اوس تعمیل موسوی پر ایک ایسے پتھر سے جس کے اوصاف خطر یہ اوپر مذکور ہوئے پانی کا نکلنا شروع ہوا خواہ اوس کے اسباب سماوی وارضی اور بھی کچھ ہوں پھر اسمین کیا استبعاد عقلی ہے صدق اللہ تعالےٰ وان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانہار وان منہا لما یشقق فیخرج منہ الماء اور ہمارے نزدیک یہی ترجمہ متبادر اور راجح ہے اور جو معنی آریوں نادانون کے مقابلہ مین اون کی سینس ناقص سے مطابقت دیکر کچھہ اور کئے جاتے ہیں اون کی کچھہ ضرورت نہیں کیونکہ وہ نسخے تبادر نظم قرآن مجید کے خلاف ہیں اگر بنی اسرائیل ایک بڑی محنت اور مشقت سفر کی اوٹھا کر اوس پہاڑ میں پونہچے جسمیں وہ بارہ چشمے جاری تھے تو قرآن مجید جیسی عظیم الشان کتاب میں اللہ تبارک وتعالےٰ اس قصہ کو ایسے الفاظ کے ساتھہ بیان نفرماتا جو ایک بڑے احسان جتلانے پر دلالت کرتے ہیں کہیں تو اوس پانی کو اضافت تشریفی کے ساتھہ من رزق اللہ فرمایا جاتا ہے اور کہیں اوسکو اپنا انعام خاص جتلا کر ولا تعثوا فی الارض مفسدین ارشاد کیا جاتا ہے - باد جودیکہ وہ انعام اصل مین کچھہ چیز ہی نہیں کیونکہ مشقت سفری کو اوٹھا کر تو ہر ایک شخص پہاڑ مین پہونچ سکتا ہے تو پہر قرآن مجید میں ایسے قصہ کو ذکر فرما کر احسان جتلانا چہ معنی دارد کما قیل ؎

دندان تو جملہ در دہانند
چشمان تو زیر ابروانند

دیگر اس قصہ کے آگے جو بنی اسرائیل کے سوال پر دوسرا قصہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اہبطوا مصراً فان لکم ما سألتم آخر تک دیکھو یہاں پر کوئی احسان نہیں جتلایا گیا کیونکہ اوس میں کسی طرح کا خرق عادت موجود نہیں - اور بعض صاحب جو تورات کتاب خروج ۱۵/۲۷ سے تمسک کرکر کہتے ہیں کہ اوس میں لکھا ہے (۲۷) پہر وہ ایلیم کو آئی جہان پانی کے بارہ چشمے اور ستر درخت کہجور کے تہے اور انہون نے پانی پر خیمے کہڑے کئے فقط اس ورس کیوجہ سے بعض صاحب مثل سرسید کہتے ہیں کہ اضرب بعصاک الحجر کے معنی یہ ہیں کہ تو اپنی جماعت کو پہاڑ میں لیچل تو اس کا جواب یہ ہے کہ نظم عبارت قرآن مجید کی کتاب خروج ۱۵ کی عبارت سے بالکل متغائر ہے لہذا یہ مضمون مندرجہ قرآن مجید وہ قصہ ایلیم کا نہیں ہو سکتا - بلکہ یہ قصہ وہ ہے جو باب سترہ ۱۷ کتاب خروج میں مذکور ہے وہو ہذا تب سارے بنی اسرائیل کی جماعت نے اپنے سفرون میں خداوند کے فرمان کے مطابق سین کے بیابان سے کوچ کیا اور رفیدیم مین ڈیرہ کیا - وہان لوگون کے پینے کو پانی نہ تہا (۲) سو لوگ موسیٰ سے جہگڑنے لگے اور کہا ہمکو پانی دے کہ پیوین موسیٰ نے اونہیں کہا تم مجہہ سے کیون جہگڑتے ہو اور خداوند کا کیون امتحان کرتے ہو - (۳) اور وے لوگ وہان پانی کے پیاسے تہے سو لوگ موسیٰ پر جہنجلائے اور کہا کہ تو ہمیں مصر سے کیون نکال لایا کہ ہمیں اور ہمارے لڑکون اور ہمارے مواشی کو پیاس سے ہلاک کرے (۴) موسیٰ نے خداوند سے فریاد کر کے کہا کہ میں ان لوگون سے کیا کرون وے سب تو ابہی مجہے سنگسار کرنے کو طیار ہیں -
(۵) خداوند نے موسیٰ کو فرمایا کہ لوگون کے آگے جا اور بنی اسرائیل کے بزرگون کو اپنے ساتہہ لے اور اپنا عصا جو تو دریا پر مارتا تہا اپنے ہاتہہ میں لے اور جا دیکہہ کہ میں وہان حورب کی چٹان پر تیرے آگے کہڑا ہونگا تو اوس چٹان کو مار یو اوس سے پانی نکلے گا تا کہ لوگ پیوین چنانچہ موسیٰ نے بنی اسرائیل کے بزرگون کے سامنے یہی کیا - (۷) اور اوس نے اس لئے کہ بنی اسرائیل نے وہان جہگڑا کیا تہا اور اسلئے کہ اونہون نے خداوند کریم کو امتحان کیا تہا اور کہا تہا کہ خداوند ہمارے بیچ میں ہے کہ نہیں اوس جگہ کا نام میسہ اور مریبہ رکہا انتہیٰ سرسید کی بڑی بے خبری ہے کہ باوجود مفسر ہونے تورات کے کتاب خروج ۱۵/۲۷ سے دہوکہ میں آگئے اور کتاب خروج باب ۱۷ کو بالکل نسیاً منسیاً کر دیا جسمیں بصراحت تمام وہی قصہ مذکور ہے جو آیت واذ استسقیٰ میں موجود ہے - اور یہ معنے سرسید کے محاورات مشہورہ کے بہی خلاف ہیں کیونکہ ضرب بالید ضرب بالسیف اور ضرب بالعصا کے معنی سوائے زدن کے اور دوسرے معنی متبادر نہیں ہوتے - اور معنی عصا کے اگرچہ جماعت وغیرہ کے بہی ہوں لیکن عصا کو جو بمعنی مشہور ہی حضرت موسیٰ کے ساتہہ ایک خاص خصوصیت ہے نہ عصا بمعنی جماعت کو نکتہ یہانپر تو لفظ انفجرت کا ہے جسکے مفہوم میں کثرت سے پانی کا بہنا ہے یہ آخری حالت جریان ماء کا ذکر ہے - اور سورہ اعراف میں لفظ انبجست کا ہے جسکے معنی ہیں تہوڑے پانی کا نکلنا ہے یہ ذکر حالت اولے پانی کے نکلنے کا ہے اور ایسا ہی واقع ہوا کرتا ہے جیسا کہ دریائے گنگ کی مثال میں مذکور ہوا اب اس قصہ کا لطف یہ ہے کہ جسطرح پر باستسقائے موسوی کی ضرب بالعصا سے اسقدر پانی کثیر منجانب اللہ جاری ہو گیا کہ تمام قوم بنی اسرائیل کی اوس سے سیراب ہو گئی اسیطرح قرآن مجید سے جس کی عظمت کے مقابلہ میں عصائے موسوی کچھہ بہی حقیقت نہیں رکھتا اوسکی ضرب سے یعنی اوسکی تبلیغ سے اسقدر چشمے معارف اور حقایق کے تمام عالم میں جاری ہو جاوینگے جس سے اکثر بنی آدم سیراب وشاداب ہووینگے عصائے موسوی تو موسیٰ کیوقت تک ہی باقی رہا تہا لیکن یہ عصا محمدی ابد الآباد تک اپنے چشمون معارف اور لطائف سے ایک عالم کو سیراب کرتا رہیگا کیونکہ یہہ چشمہ باستسقائے محمدی جاری ہوا ہے اور سوائے اس چشمہ عالمگیر کے اس دنیا کے تیہ مین اور کوئی چشمہ باقی نہیں رہا اور جو کوئی اپنی بدقسمتی کے سبب اس چشمہ سے محروم رہے گا اوسکو وہی مصائب تیہ موسوی کے پیش آوینگے چونکہ اس قرن میں مخالفین اندرونی اور بیرونی نے اس چشمہ کو گدلا اور خاسد کر دینا چاہا تہا بلکہ روایات باطلہ کی کیچڑ کو اوسمیں خلط ملط کر دیا تہا لہذا بحکم الہام الرحمٰن علم القرآن اور والخیر کلہ فی القرآن - کے - اس کے تجدید کرنے کی ضرورت پڑی جو خاتم الخلفاء جری اللہ فی حلل الانبیاء کو مبعوث فرمایا گیا - ؎

این آتشے کہ دامن آخر زمان بسوخت
از بہر چارہ اش بخدا نہر کوثر م

فقط محمد احسن ۲۵- جنوری ۱۹۰۶ء

تحقیق اس امر کی کہ عصا بمعنی جماعت یا اتفاق واجماع کے آتا ہے یا نہیں اور آتا ہے تو حقیقتاً یا مجازاً

تنبیہ - اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ عصا بمعنی جماعت یا اتفاق واجماع کے بہی آتا ہے پس اضرب بعصاک الحجر کے معنی یہہ ہوئے کہ لے چل تو اپنی جماعت کو پہاڑ میں کیونکہ لغات عرب میں لکہا ہوا ہے کہ شقوا عصا المسلمین وغیرہ تو جواب اس کا یہ ہے کہ اس قسم کے محاورات استعارات میں داخل ہیں جیسا کہ اسی عصا کی نسبت محاورہ ہے کہ القا عصاہ جبکہ کسی جگہ پر مسافر مقیم ہو جاوے اس محاورہ میں جو مشتمل استعارہ پر ہے یعنے ترک سفر اور اقامت کے ہیں مگر اس محاورہ سے جو مشتمل استعارہ پر ہے معنے لغوی اوس عصا کے اقامت یا ترک سفر کے نہیں ہو سکتے - یا عرب بولتے ہیں کہ انشقت العصا جبکہ خلاف و اختلاف واقع ہو جاوے تو یہانپر بہی استعارہ مصرحہ ہے اس محاورہ سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ لغوی معنی عصا کے خلاف واختلاف کے ہیں اور نیز عرب کہتے ہیں کہ ھو لین العصا اوس شخص کے لئے جسکی ولایت اور سیاست رعایا پر نرمی اور خوبی کے ساتہہ ہو یہہ بہی استعارہ مصرحہ ہے - علےٰ ہذا القیاس محاورہ شق العصا بہی استعارہ مصرحہ ہے - اور استعارہ مصرحہ اوسکو کہتے ہیں کہ متکلم اپنے کلام میں مشبہ بہ کا ذکر کرے نہ مشبہ کا اور وجہ جامع مشبہ کی دونون میں پائی جاوے تو اس کلام میں اتفاق اور اجماع مشبہ ہے اور عصا مشبہ بہ ہے وجہ جامع شبہ کی دونون مین یہ ہے کہ جیسا اجماع اور اتفاق سے قوت اور طاقت ہوتی ہے اوسیطرح پر عصا میں طاقت اور قوت ہوتی ہے پس جبکہ عصا کو شق کر دیا گیا تو اوسکی قوت باقی نرہی چونکہ محاورہ شق العصا مین مشبہ یعنی اجماع اور اتفاق مذکور نہیں ہے اور مشبہ بہ عصا مذکور ہے لہذا یہ محاورہ استعارہ تصریحیہ ہوا پس اس محاورہ سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ عصا بمعنی جماعت یا اجماع کے لغت میں آیا ہے یہ مسئلہ علم معانی اور بیان میں مفصلاً مذکور ہے اوسکی طرف رجوع کیا جاوے کلام عرب میں ایسے استعارات بکثرت مروج ہیں چنانچہ رائیت اسدا یرمی یہانپر مراد اسد سے مرد شجاع ہے نہ حیوان مفترس مشہور ہمہذا چونکہ یہہ محاورہ متضمن استعارہ تصریحیہ کو ہے - جسمیں مشبہ بہ مذکور ہے نہ مشبہ اسلئے نہیں کہہ سکتے کہ اسد کے معنی لغوی مرد شجاع کے بہی ہیں الحاصل ایسے استعارات کلام عرب میں ہیں اور نیز دوسری زبانوں میں بہی بکثرت مروج ہیں مگر اون سے یہہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ جو معنی اوس استعارہ سے مراد لئے گئے وہ معنی لغوی بہی ہیں اور جس کلام میں جا ہو مراد لے لو ہان اگر کوئی صاحب دعویٰ کریں کہ لغت عرب میں مفرد عصا بغیر ترکیب کلمہ شق وغیرہ کے جماعت یا اجماع کے معنون میں آیا ہے تو وہ صاحب لغت عرب سے مفرد عصا کے معنی جماعت ثابت کریں اس مطالبہ کو ہمارے بخوبی یاد رکہیں بغیر اس مطالبہ کے پورا ادا کرنے کے ہم معنی عصا کے بمعنے جماعت یا اجماع ہرگز نہیں قبول کر سکتے - اور اس بارہ میں جو صاحب سمجہنا چاہیں وہ اولاً علم بیان کو بہی کتب علم بلاغت میں اولاً مطالعہ فرما لیوین - کیا سرسید تمام علوم کو باطل یا ضائع کر سکتا ہے - کہ شاگرد ہو - ودونہ خرط القتاد

محمد احسن

قادیان میں ایمپائر ڈے

سررشتہ تعلیم کے واجب الاحترام ڈائریکٹر صاحب کے سرکلر کے موافق ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کا دن قادیان کے تعلیم الاسلام میں منایا گیا۔ سکول کو جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور کو جلسہ کی صدارت کے لئے لکھا گیا تھا مگر وہ قادیان سے بہت دور ہونے کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے اسلئے مناسب موقع یہ سمجھا گیا کہ اس جلسہ کا صدر مجلس جناب مرزا محمد افضل بیگ صاحب انسپکٹر ٹیکس ... حال رخصتی قادیان نبیرہ جناب مرزا ... بیگ صاحب مرحوم رئیس لاہور کو منتخب کیا گیا۔ ٹھیک ۸ بجے مدرسہ تعلیم الاسلام کے کمپونڈ میں یہ جلسہ شروع ہوا۔ جناب صدر مجلس صاحب کی افتتاحی تقریر طالب علموں کے لئے ایک قابل قدر سبق ہے جو اس مضمون کے آخر میں درج کی جاتی ہے۔

صدر مجلس کی افتتاحی تقریر کے بعد قرآن خوانی سے جلسے کا افتتاح ہوا۔ پھر مولوی سید سرور شاہ صاحب مدرس عربی نے قرآن کریم سے ایک آیت پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے تصرفات اور قدرت تامہ کا ذکر کیا اور اس کے ضمن میں حکومت برطانیہ کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کیا اور یہ بھی ظاہر کیا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اس حکومت کے زیر سایہ ہونے کا فخر ہے اور ہم پر حکومت برطانیہ کی اطاعت اور خیر خواہی اور وفاداری فرض ہے۔

اسکے بعد شیخ ضیاء الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل ڈیپارٹمنٹ نے اپنی کتاب **برکات سلطنت برطانیہ** میں سے **مذہبی آزادی** پر ایک مضمون پڑھا۔ یہ کتاب بہت ہی مفید اور دلچسپ کتاب ہے جو ابھی تک چھپکر شائع نہیں ہوئی میری رائے میں یہ کتاب مدارس پنجاب میں بطور کورس کے داخل ہونی چاہئے اور سررشتہ تعلیم کے صاحب الاحترام اور قابل قدر ڈائرکٹر صاحب کی توجہ اگر منعطف ہو تو بعید نہیں۔ پھر حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کے بڑے صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ایک دلچسپ نظم اردو زبان میں پڑھی جس میں ظاہر کیا گیا تھا کہ حکومت برطانیہ سے پہلے ملک اور اہل ملک کی کیا حالت تھی اور کسقدر ظلم اور جہالت پھیلی ہوئی تھی پھر حکومت برطانیہ کے مبارک عہد میں کیا کیا ترقیاں ہوئیں۔ اسکے بعد اسی مضمون پر مشہور و فاضل فارسی شاعر مولوی عبید اللہ بسمل صاحب نے فارسی میں ایک بے نظیر نظم پڑھی۔ پھر اسی مضمون پر کچھ اور تقریریں ہوئیں۔ آخر میں **ممانعت جہاد** کا فتویٰ پڑھ کر سنایا گیا اور قرآن شریف کی تلاوت ہوئی۔ اور پھر سلطنت کے اقبال و فتحمندی کیلئے دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ اس تقریب پر جناب مرزا افضل بیگ صاحب نے لڑکوں میں مٹھائی تقسیم کی اور ایمپائر ڈے کی عظمت کو بڑھانے کے واسطے تیس روپیہ کے تین انعام تین بہترین مضامین کے لئے تجویز کئے جو برکات سلطنت برطانیہ پر مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبا سے لکھے جاوینگے ان مضامین کو بیت المال نیوال ایک کمیٹی ہوگی جس میں غالباً صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور بھی شریک کئے جاوینگے۔ اسکے علاوہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے انٹرنس میں پاس ہونے والے طلباء میں سے بعض شرائط کے ساتھ جو بعد میں مشتہر ہونگی ایک طالب علم کو دو سال کیلئے وہ کالج میں ۵ روپیہ ماہوار کا وظیفہ بھی دینگے۔

غرض یہ جلسہ بڑی کامیابی اور عمدگی سے ختم ہوا۔ اس جلسہ کے لئے شہر میں تعلیمی نوٹس اویزان کر دیے گئے تھے۔ مگر افسوس ہے کہ بجز مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور چند مسلمانوں کے اور لوگ شامل نہیں ہوئے۔ اب میں مرزا محمد افضل بیگ صاحب کی تقریر درج کر دیتا ہوں جو امید ہے طالب علموں اور دوسرے لوگوں کے لئے بہت مفید ہوگی۔

صاحبان! السلام علیکم

میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ محض اسکے فضل سے ہم سب اس جگہ ایک ایسی تقریب پر جمع ہوئے ہیں جو ہر طرح سے ہمارے لئے خوشی کا موجب ہے۔

پھر میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے اراکین کا شکر گذار ہوں جنہوں نے اس قابل قدر جلسہ میں مجھے مدعو فرمایا اور مجھے صدر نشینی کی عزت بخشی۔ ہر چند مجھے اس سے بڑھکر فخر ہوتا اگر میں عالی جناب مرزا صاحب قبلہ یا حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کی زیر صدارت اس جلسہ میں اس حیثیت سے شریک ہوتا جسطرح پر آپ ہیں مگر آپ لوگوں نے مجھے اس حیثیت سے (کہ اس جلسہ کا میر مجلس گورنمنٹ کا کوئی عہدہ دار ہونا چاہیئے)۔ میر مجلس تجویز کیا ہے میں آپ کی اس عزت افزائی کو اپنے لئے اور بھی خوشی کا باعث سمجھتا ہوں اسلئے کہ ایک **قومی مدرسہ** کے جلسہ میں یہ افتخار مجھے دیا جاتا ہے۔

صاحبان آپ غالباً اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ اس جلسہ کی غرض کیا ہے؟ یہ تقریب **اس دن** کی یادگار کو زندہ رکھنے کے لئے ہے۔ جو اس سے پہلے ہماری مادر مہربان قیصرہ ہند آنجہانی کی سالگرہ کے نام سے موسوم تھی۔

ملکہ معظمہ آنجہانی کی سلطنت آپکے عہد معدلت مہد میں جسقدر وسیع ہوئی۔ اور جس قدر ترقی کے راستے اس کے عہد میں کھلے وہ کوئی ایسی باتیں نہیں جو گوشہ گمنامی میں پڑی ہوئی ہوں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے محض فضل سے روز روشن کی طرح نمایاں ہیں۔ اور یہ بالکل سچ ہے کہ آفتاب اس سلطنت میں غروب نہیں ہوتا۔ پس اس یاد کو تازہ رکھنے کے لئے آئندہ ۲۴ مئی کا دن **یوم السلطنت** قرار پایا ہے۔

میرے معزز دوستو! اور عزیز طالبعلمو! مجھے اس امر پر بھی زیادہ زور دینے کی حاجت نہیں کہ **گورنمنٹ برطانیہ** کی برکات سے متمتع ہوتے ہوئے تمہارے اندر سلطنت کی سچی شکر گذاری اور حقیقی وفاداری اور فرمانبرداری کی روح پیدا ہو اسلئے کہ **اسلام** ایک ایسا مذہب ہے جو دنیا میں **امن اور سلامتی** کا پیغام لیکر آیا ہے۔ اور حقیقی مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ نافع الناس اور نوع انسان کا حقیقی ہمدرد ہو۔ اور اپنے بادشاہ کے لئے وفادار اور عقیدتمند ہو۔ پھر جس بزرگ کے ماتحت آپ لوگ یہاں رہتے ہیں جن سے میری مراد جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی عمر میں برکت اور ان کے ارادوں اور مقاصد میں کامیابی عطا کرے (آمین) کون نہیں جانتا وہ گورنمنٹ انگلشیہ کے ایک واجب العزت وفادار خاندان کی یادگار ہیں۔ میں نے پڑھا ہے کہ ۱۸۵۷ء کے طوفان بے تمیزی میں جناب مرزا صاحب کے والد بزرگوار مرحوم نے ۵۰ گھوڑے اور سواروں سے گورنمنٹ کو مدد دی تھی اور ایسا ہی آپ کے بھائی صاحب مرزا غلام قادر مرحوم بھی وفادار رئیس رہے جناب مرزا صاحب باوجود اپنی فقیرانہ زندگی کے جو کام اس پہلو سے کر رہے ہیں وہ ہمیشہ واجب القدر سمجھا جاویگا۔ اسلئے کہ گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت کو آپ نے ارکان مذہبی میں داخل کر دیا ہے اور اپنی تصنیفات میں بڑے زور سے اس امر کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے کوئی موقعہ مسلمانوں میں اس امر کی اشاعت کا نہیں چھوڑا بلکہ جہاد کی حرمت کا فتوےٰ سب سے پہلے شائع کیا ایسی صورت اور ایسی حالت میں میں نہیں سمجھتا کہ اس امر کے متعلق میں آپ کو کیا ہدایت کروں۔

مجھے اس امر پر ناز ہے کہ میرا اپنا **خاندان** گورنمنٹ انگلشیہ کی مہربانیوں اور قدردانیوں کا شکر گذار رہا ہے اور میں خود گورنمنٹ کا نمک خوار ہونیکی حیثیت کو چھوڑ کر ان احسانات کو دیکھ کر جو عام طور پر اس سلطنت میں ہوتے ہیں اپنے دل میں خاص قسم کا جوش اظہار مسرت کیلئے پاتا ہوں۔ اور ان مقاصد اور اغراض کو جو گورنمنٹ کی وفاداری کی اشاعت کے متعلق ہیں ہر طرح سے آپ لوگوں کو مدد دینے کیلئے اپنے آپکو طیار پاتا ہوں۔ مسلمانوں کی ترقی اور بہتری کی یہی راہ ہے کہ وہ **تاج برطانیہ** کی وفاداری میں اپنا بے نظیر نمونہ پیش کریں۔ اسلئے کہ یہ انکا **مذہبی فرض** ہے۔

تم جو ابھی بچے ہو کل کو ایک قوم بننے والے ہو۔ اور سکول لائف میں جس قسم کے خیالات اوستادوں کے ذریعہ طلباء میں پیدا کئے جاتے ہیں وہ ان کی آئندہ زندگی میں ایک رہنما ہوتے ہیں پس تمہیں خوش ہونا چاہیئے اور شکر کرنا چاہیئے کہ تمہارا اسکول تمہارے ماسٹر تمہارے نگران نہایت اخلاص کے ساتھ جہاں حقیقی اور سچے مسلمان بننے کی روح تم میں پھونکنا چاہتے ہیں وہاں مذہبی حیثیت سے تمہیں **تاج برطانیہ** کی سچی وفاداری کا سبق دیتے ہیں۔

میں یہ دیکھکر خوش ہوں کہ یہ سکول اس قسم کے ایجی ٹیشن سے پاک ہے جو محض بیہودگی کے رنگ میں بنگال وغیرہ میں پھیلایا جاتا ہے اور یہی مبارک راہ ہے۔ طالبعلموں کو ایسی تحریکوں میں اپنے اوقات کو ضائع کرنا میرے نزدیک بہت ہی برا ہے۔ اور تم خدا کا شکر کرو۔ کہ تم ایسے جھگڑوں سے پاک ہو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ طالب علم کی سکول لائف کا یہ ہرگز منشا نہیں ہوتا کہ وہ بیہودہ طور پر اپنے اوقات کو ضائع کرے اور ان ملکی معاملات میں جنکی تہ تک پہنچنا آسان امر نہیں وہ دخل دیں۔ یہ زمانہ اور لائف ان کے لئے اپنے معلومات کو وسیع کرنے اور اپنے اخلاق اور چال چلن کی اصلاح کے لئے ایک نادر اور نایاب موقع ہوتی ہے اسلئے اسکو نہایت ہی عمدہ طور پر صرف کرنا چاہیئے۔ تم میں سے جو لوگ اخبارات پڑھتے ہیں انہیں معلوم ہوگا کہ بنگال کی موجودہ ایجی ٹیشن میں طلباء نے بیہودہ حصہ لیکر اپنا کسقدر نقصان کیا۔ اب بنگال کے پولیٹیکل لیڈروں کو سمجھ آچلی ہے کہ طلباء کو شریک نہیں کرنا چاہیئے۔ ایک تلخ تجربہ کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہونچے ہیں لیکن میں تمہیں بار بار یاد دلاتا ہوں کہ تمہاری زندگی کا مقصد **صداقت** اور **وفاداری** ہونا چاہیئے۔ تم اس عمر کو غنیمت سمجھو اور علمی واقفیت پیدا کرنے کے ساتھ گورنمنٹ کے ساتھ اپنے تعلقات وفاداری اور **اطاعت** کو بڑھاؤ۔ تمہارے مدرس اور تمہارے واجب الاحترام نگران اور ذمہ دار افسر مجھ سے زیادہ اور بہت زیادہ مذہبی اصولوں کی بنا پر شاہ وقت کی اطاعت وفاداری اور ہر قسم کی بغاوت اور غداری سے بچنے کی ہدایتیں دے سکتے ہیں۔ لیکن میں تمہیں گورنمنٹ انگلشیہ کے ان احسانات کی بنا پر جو اسنے ہمارے ساتھ کئے ہیں کہتا ہوں کہ ہمارا اخلاقی فرض بھی کم از کم یہی ہدایت کرتا ہے کہ ایسے محسن اور مربی حکومت کیلئے ہماری زندگیاں وقف ہوں اور ہر طرح سے ہم اسکی وفادار افراد رعایا ثابت ہوں تم اپنی وفاداری اور اطاعت اور سچی خیر خواہی سے ثابت کر دکھاؤ۔ کہ غیر مذہب کی سلطنت کے ماتحت رہکر بھی ایک مسلمان سچا بہادر اور وفادار سپاہی اپنے **شاہ وقت** کیلئے ہوتا ہے اور یہی **اسلام** تمہیں سکھاتا ہے۔

غرض

یہ جلسہ جو آج کل روئے زمین پر یونین جیک کے نیچے منایا جا رہا ہے ہمارے لئے نہایت مسرت افزا اور دل خوش کن ہے۔ میں اب باقاعدہ اس جلسہ کو پر گرام کے موافق افتتاح کرنیکی اجازت دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ سب پوری توجہ اور دلچسپی کے ساتھ اس کو ... تکمیل ... ہوں گے ... ہوگی۔

استفسار اور اونکے جواب

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا

بجناب مستطاب حضرت مولانا السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ - کچھ عرصہ سے میرے چچا صاحب . . . . مجھے بھی حضرت مرزا صاحب کی تالیفات بھیجکر اسی خیال کے محرک ہوئے ہیں (مرزا صاحب کے معاملہ میں) . . . . بالآخر میری ناچیز غور نے . . . . . حسب ذیل پہلو قایم کئے ہیں - . . . .

(۱) مرزا صاحب کا علم بھی عام انسانی علوم کیطرح استقرائی نظر آتا ہے - ان کی ابتدائی تالیفات اور موجودہ تصانیف میں ایک بیّن فرق ہے مثلاً حیات ممات مسیح - اور اسلئے قابل تغیر ہے -

(۲) ختم نبوت سے صرف یہی مراد نہیں کہ کوئی نئی شریعت نہ آوے بلکہ کوئی نبی نہ آوے - علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل والی حدیث اس مطلب کے اثبات کے لئے ناکافی ہے -

(۳) پھر مرزا صاحب صرف چند دنوں سے نبی کیون کہلاتے ہیں -

(۴) امت محمدیہ میں ہزارون علما اور مجدد ہوئے کسی نے اپنے آپ کو نہ کسی نبی کی برابر کہا نہ زیادہ کہا - غیر نبی - نبی کی کسطرح برابری کر سکتا ہے -

(۵) بلکہ ہمیشہ پچھلون نے اپنے ہی پہلون کی برابری نہیں کی اور اس میں ہی اپنا فخر سمجھا -

(۶) عام طور پر مرزا صاحب عامۃ المسلمین کی تعریف فرما چکے ہیں -

(۷) کیا آپ کے فرقہ کو سوائے مخالفوں کے دوسرے مسلمانون سے ملکر نماز پڑھ لینے کی اجازت ہے -

(۸) مرزا صاحب احمد بیگ والے معاملہ میں مخالفون نے جو خطوط مرزا صاحب کے شائع کئے تھے وہ بہت کچھ ٹھوکر کا باعث ہو سکتے ہیں انکی تردید کیون نہیں کی گئی -

(۹) مرزا صاحب اپنی تالیفات میں ایسے مسیح کی آمد کا بھی امکان مانتے ہیں - کہ جس پر حدیثون کے ظاہری الفاظ مطابق ہون - پس ہم کیون نہ ایسے مسیح کو موعود مانیں کیونکہ آخر الحیل السیف آخر میں . . . اپنے بزرگ کی توجہ کو . . . . . مبذول کرنا چاہتا ہوں جو ایک جلد اور مفصل تشریح کے متعلق ہو . . . . .

کمترین غلام مرتضیٰ

الجواب

وعلیکم السلام -

قولہ - مرزا صاحب کا علم استقرائی ہے الی آخرہ -

اقول - مرزا صاحب کا علم وہبی و لدنی ہے - جیسے انبیا کا ہوا کرتا ہے - مگر ترقی ہمیشہ تدریجی ہوا کرتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یعنے تو دعا کر بارہ کہ اے میرے ترقی دینے والے میرے علم میں ترقی کر بارہ دوسرا وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو حکم دیتے اپنی طرف سے نہیں فرماتے بلکہ وحی الٰہی سے ہی فرماتے اور وحی الٰہی آخیر وقت تک ہوتی رہی یہانتک کہ رفیق اعلےٰ کے ساتھ ملحق ہو گئے تیسرا الکفار نے اعتراض کیا وقالوا لولا نزل علیہ القرآن جملۃ واحدۃ - اسپر قرآن یکدم کیون نہیں اترتا - جواب میں فرمایا کذالک لنثبت بہ فوادک - ہم اسی طرح بتدریج نازل کرتے ہیں تاکہ بتدریج نزول میں قرآن تیرے دل میں محفوظ رہے چوتھا براہین احمدیہ جو حضرت کی پہلی تصنیف ہے کیسی اعلےٰ درجہ کی کتاب ہے - کیا آجتک حضرت کی کوئی اور کتاب ایسی تصنیف ہوئی ہے؟ ہرگز نہیں - پھر باوجود اسکے یہہ اعتراض کیسی بے انصافی ہے -

قولہ ختم نبوت سے صرف یہی مراد نہیں الی آخرہ

اقول - انکی تحقیق کے بموجب پھر مسیح اسرائیلی بھی نہیں آسکتے وہ بھی نبی ہونگے بلکہ وہ نبی ہیں - دوسرا ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم آدم سے بھی پہلے کے نبی ہیں کنت نبیاً و آدم بین الطین والجسد - پھر تو سارے سلسلہ انبیاء سے انکار کرنا چاہیئے -

تیسرا قال السدی کانوا اذا مات ذکور الرجال قالوا بتر فلما مات ابناء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالوا بتر محمد فانزل اللہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ابن کثیر یعنے عرب میں رواج عام تہا کہ جب کسی کی اولاد نرینہ مر جاتی تو کہتے یہہ بتر (اوترا) ہو گیا - جب حضرت اکرم الاکرمین معدن النبیین و منبع المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادگان رضوان اللہ تعالےٰ علیہم کا انتقال ہوا تو کفار نے یہی بکواس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی کیا سو اللہ تعالےٰ نے ان کی تردید میں فرمایا - تیرا دشمن ابتر (اوترا) ہے - اب غور کا مقام ہے کہ کفار لعنت اللہ علیہم نے بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ابتر (اوترا) کہا - اور اللہ تعالےٰ نے بھی نرینہ اولاد سے خالی (ابتر) ہی کہا تہا اب کوئی سمجھائے کہ اس میں حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی کونسی فضیلت اللہ تعالےٰ نے ثابت کی اور اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ کے دعوے کا کونسا ثبوت دیا اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے اللہ تعالےٰ نے کوئی اولاد ثابت نہیں فرمائی ولکن رسول اللہ میں جو لکن ہے جسمیں ترقی ماقبل سے کرنا ضروری ہے اس لاکن سے اللہ تعالےٰ نے کونسی ترقی کا ثبوت دیا یا یہہ تو نعوذ باللہ کفار کے دعوے کا صاف صاف لفظون میں اقبال دعویٰ ہے اور نعوذ باللہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ کا دعوےٰ ایسا ہے جیسے نعوذ باللہ کوئی نادان باہم جنگ کے وقت حریف کے کسی اتہام سے لاجواب ہوتا ہے تو کہسیانہ ہو کر اسکو کہدیتا ہے تم ہی ایسے ہو گویا گالی کا جواب گالی سے دیدیتا ہے استغفر اللہ نعوذ باللہ - غرض اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنے ظاہری جسمانی اولاد تو کوئی چیز نہیں اور نہ اس جسمانی اولاد سے عموماً کوئی نام چلتا ہے بلکہ اس کی روحانی اولاد ہے جسکی ولادت کا سلسلہ قیامت تک ممتد ہے وہ یہ ہے کہ یہہ رسول اللہ تعالےٰ کا ہے اور اسکا سلسلہ نبوت اسکے بعد جو چلے گا وہ اسی کی مہر (تابعداری) سے چلیگا النبیین پر الف لام تخصیص کے لئے ہے جیسے وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ جب چیر ا ہم نے تمہارے لئے اس دریا کو -

یہان النبیین کے معنے وہ خاص نبی ہیں جو آیندہ زمانہ میں تابع شریعت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم تجدید دین کے لئے آیا کرینگے اور وہ تیری روحانی اولاد ہونگے اور وہ حقیقی اولاد ہونگے - اسیواسطے اللہ تعالےٰ نے فرمایا وازواجہ امہاتہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیان مومنون کی امہات (مائیں) ہیں - اور امہات کی تفسیر بھی خود فرمادی کہ ان امہاتہم الا الّٰئی ولدنہم یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارا کسی کا اب نہیں - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو حقیقی والد ہیں کیونکہ اب کا لفظ تو چچا پر بھی بولا جا سکتا ہے اس لئے لاکن سے دونون طرح کی ترقی لفظاً و معنےً فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اب نہیں - حقیقی والد ہیں اور حقیقی والدیت آپکی عارضی اور چندروزہ نہیں بلکہ انکی اس روحانی تولید سے نبیین کی ولادت ہوتی رہے گی اور قیامت تک وہ سلسلہ جاری رہے گا اور ان کے دشمنون کا نام و نشان بھی نہیں رہے گا اور بالکل صفحہ زمین سے مٹ جائیگا - لفظ خاتم تا کی زبر سے ہے جسکے معنے ہیں مہر کے اور زیر تا سے نہیں جسکے معنے ہیں ختم کرنے والا اور اگر اس کے معنے تا کہ زیر سے لئے جاوین تب بھی کچھ حرج نہیں - اس صورت میں اسکے معنے یہہ ہونگے کہ کوئی نبی صاحب شریعت اب نہیں آوے گا اس قسم کی نبوت اب ختم ہو چکی کیونکہ الیوم اکملت لکم دینکم کا مانع ہے - مگر دوسری قسم کی نبوت جو تابع نبی ہو کر آیا کرتے ہیں وہ جاری [illegible] - جیسی بعد موسیٰ علیہ السلام کے جاری رہی -

چوتہا - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انما انت منذر ولکل قوم ہاد ۱۳ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایک عظیم الشان [illegible] ہے [illegible] تیرے ماتحت ہمیشہ ہادی آیا کرینگے - جو ہر ایک قوم کو تجدید دین کیا کرینگے - چنانچہ اسکی تفسیر خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی کہ ہر ایک صدی پر مجدد آیا کرینگے

پانچوان انا ارسلناک بالحق بشیرا ونذیرا وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر ۲۲ یعنے تجھے اے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمنے بھیجا ہے ایک بڑا عظیم الشان رسول بناکر جو خوشخبری اور ڈر سناوے - مگر تیری یہ رسالت تیرے پر ہی ختم نہیں بلکہ جیسے امم سابقہ میں ہمنے کوئی گروہ بھی کسی نذیر کے آنے سے خالی نہیں رکہا اسیطرح تیری امت میں بھی کوئی گروہ نذیر کے آنے سے خالی نہ رہیگا -

چھٹا - اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم سورہ فاتحہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندون کو یہہ دعا سکھلائی اور اسکے پڑھنے کی اسقدر تاکید فرمائی کہ نماز بغیر اسکے جایز ہی نہیں بلکہ سورہ فاتحہ کا نام ہی نماز رکھدیا - اسکے معنے ہیں ہمکو سیدھا راہ دکھلا وہ راہ جسپر چلنے سے تو نے اور لوگون پر انعام کیا ہے تاکہ وہ انعام ہمکو بھی ملے اور اس انعام کے معنے اللہ تعالےٰ نے خود بیان فرما دیئے -

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ

جنپر اللہ تعالےٰ کا انعام ہوا وہ نبی ہیں صدیق شہدا صالحین ہیں - اگر اللہ تعالےٰ نبوت کسی قسم کی بھی دینا نہیں چاہتا تو لوگون کو نبوت مانگنے کی تاکید کیون کرتا چونکہ اللہ تعالےٰ عالم الغیب جانتا تہا کہ نبوت مسیح موعود میں جھگڑا ہو گا اسلئے اسی سورہ کے پڑھنے کی بہت تاکید کی یہانتک کہ سوائے اسکے نماز ہی نہیں ہوتی تاکہ ہر ایک آدمی سمجھ سکے کہ اگر ہم نبی بن سکتے ہیں تو یہہ موعود خلیفہ جسکو اللہ تعالےٰ نے رسول کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کہا وہ تو بطریق اولےٰ نبی کہلانے کے لایق ہے -

قولہ پھر مرزا صاحب صرف چند دنون سے نبی کیون کہلا رہے ہیں -؟

اقول - مرزا صاحب چندروز سے نبی نہیں کہلائے چنانچہ جو الہامات متعلق دعوے نبوت براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں وہ حسب ذیل ہیں اور براہین احمدیہ

۱۲۹۷ھ ہجری میں طبع ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ الہامات ۲۷ سال سے شائع ہو چکے۔

اول جری اللہ فی حلل الانبیاء براہین صفحہ ۵۰۴ یعنے اللہ تعالٰے کا بہادر بہت سے انبیاء کا بروز یہہ اسکی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالٰے نے آپکی نسبت پیشگوئی قرآن مجید میں بلفظ جمع فرمائی ہے جیسے فرمایا یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم ایاتی ۳۵/۸ اے آدم کی اولاد تمہارے پاس ضرور ضرور رسول آئینگے جو میری آیات تمپر بیان کرینگے۔

انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا ۶/۲۴ ہم ضرور ضرور مدد دیتے رہیں گے اپنے رسولوں کو اور ایمان والوں کو اس دنیا میں علاوہ اسکے اور بھی بہت سی آیات ہیں جو مفصل مع تفسیر الحکم میں پہلے ...... درج کی گئیں۔

دوسرا الہام۔ یا احمد اسکن انت و زوجک الجنۃ براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۶ یعنے اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع ہو اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔

تیسرا بورکت یا احمد صفحہ ۴۸۶ اے احمد تو مبارک کیا گیا ہے۔ یہی لفظ عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے۔ وَجَعَلَنِیْ مُبَارَکًا اَیْنَمَا کُنْتُ ۱۶/۵ اللہ تعالٰے نے مجھے مبارک کیا ہے جہاں میں ہوں مبارکا معلماً للخیر والآمر بالمعروف والناہی عن المنکر ابن کثیر صفحہ ۱۹۵ جلد ۶ ملخصاً۔

چوتھا۔ الہام یا عیسیٰ انی متوفیک صفحہ ۵۵۶ اے عیسے میں تجھے وفات دونگا یعنے حضرت مسیح کی طرح تیرے قتل کے لئے بھی زمانہ کے علما تدبیریں اور منصوبے کرینگے مگر میں تجھے بچالونگا اور اصلی موت کے ساتھ وفات دونگا اس الہام نے یہہ بھی بتلا دیا کہ متوفیک کے معنے لوگ غلط کرتے ہیں اصلی معنے قبض روح کے ہیں یعنی موت کے۔

پانچواں۔ آنی۔ ایم۔ باتی عیسے صفحہ ۴۸۲ میں عیسے کے ساتھ ہوں۔ اس الہام میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو نزول و بعثت مسیح موعود کیطرف کی گئی ہے جسکی تفصیل کی حاجت نہیں اسی طرح اور بھی بہت الہام ہیں۔

دوئم اگر چند روز والی بات واقعی بھی ہوتی تاہم اسمیں کوئی حرج نہ تھا۔ آپ سب سے اول سورہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۱/۳۰ کو پڑھ جاؤ کہیں اس سورہ شریف میں ہے کہ آپ نبی ہو گئے رسول ہو گئے کیا اب اس سے نعوذ باللہ لازم آجاوے گا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہلے نبی نہ تھے اور پیچھے بناوٹ بنالی۔ آپ ہی فرماویں کہ اگر یہی اعتراض آپ پر کوئی دوسرے مذہب والا کردے کہ آپ کے مذاق پر تو نبی کا دعوٰے پہلے وحی میں ہی ہونا چاہیئے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے وحی میں اسکا نام و نشان بھی نہیں تو آپ کے پاس اسکا کیا جواب ہے۔

یہہ بھی ایک علامت صادق کی ہے کہ جو اعتراض اسپر کیا جاوے وہی اعتراض گذشتہ راستبازوں پر بھی عاید ہوتا ہے۔ بہر حال جو جواب آپ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دینگے وہی جواب حضرت اقدس مرزا صاحب کیطرف سے سمجھ لیں۔ بلکہ جواب دیتے وقت اس آیت شریف کو بھی مدنظر رکھ لیں مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتَابُ وَلَا الْاِیْمَانُ ۲۵/۵ تجھے تو خبر بھی نہ تھی کہ یہ کتاب اور یہ ایمان کیا ہے بلکہ اس کے ساتھ وہ حدیث بھی قابل غور ہے جس میں لکھا ہے کہ جب حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیفیت نزول وحی و سورہ اقرء حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالٰے عنہا کو بیان فرمائی تو حضرت ام المومنین حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں وہ بائبل کا بڑا عالم تھا اسنے حالات سنکر کہا کہ یہہ جبریل ہے اور انبیا پر وحی الٰہی لے کر آیا کرتا ہے

قولہ۔ امت محمدیہ میں ہزاروں علماء اور مجدد ہوئے کسی نے اپنے آپ کو نبی کے برابر نہیں کہا۔ غیر نبی کس طرح نبی کی برابری کر سکتا ہے۔

اقول۔ کیا آپ نے کل کتب علماء و مجددین و اولیاء اللہ کو دیکھ لیا ہے؟

دوسرا کیا کم ہے کہ آپنے قرآن مجید کو بھی نہیں پڑھا جہانتک ایک نبی ایک شخص کی شاگردی اختیار کرتا ہے اور اسکی بار بار منت کر کر اسکے پاس ٹھہرنا چاہتا ہے۔ پھر نبی بھی کیسا صاحب شریعت نبی یعنے موسیٰ جسکا ذکر ۱۵ پارہ کے آخر اور ابتدائی ۱۶ پارہ میں ہے پھر باوجود اس کے حسب وحی الٰہی وہ شاگردی کے لئے جاتا ہے۔ پھر اس شاگردی کا اسقدر شوق ہے کہ اپنے ساتھی کو کہا کہ خواہ کتنی ہی مدت ہمکو سفر کرنا پڑے مگر ہم ضروری وہاں جائینگے اللہ تعالٰے نے اس شخص کی نسبت عَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا ۱۵/۲ فرمایا مگر اسکا نبی ہونا نہیں فرمایا۔

تیسرا خواجہ معین الدین صاحب چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎ صفحہ ۵۶

دمبدم روح القدس اندر معینی مے دمد
من نمیدانم مگر من عیسٰی ثانی شدم

صفحہ ۳۹ روح قدسی گر مدد گردی بنادی در جہان
ہر دو روز مریم ایام عیسیٰ دگر

صفحہ ۷۶ من نمیگویم انا الحق یار مے گوید بگو
چون نگویم چون مرا دلدار مے گوید بگو

اب فرمایئے موسیٰ عیسیٰ کہنا تو کجا رہا وہ تو انا الحق بھی کہہ چکے۔

مثنوی معنوی میں ہے ؎

اے مرا تو مصطفٰے من چون عمر
از برائے خدمتت بندم کمر

لب لباب صفحہ ۱۳۱

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فتوح الغیب صفحہ ۷۱ میں فرماتے ہیں فَحِیْنَئِذٍ تَكُوْنُ وَارِثَ كُلِّ رَسُوْلٍ وَنَبِیٍّ وَصِدِّیْقٍ۔ پس اسوقت تو ہو جاویگا وارث ہر ایک رسول نبی صدیق کا ورثہ انبیاء و رسل مال اسباب دنیوی نہیں بلکہ ورثہ انبیاء کا نبوت ہے جیسے قرآن مجید میں ہے فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۱۶/۱۲ حضرت ذکریا نے دعا مانگی یا اللہ مجھے بخشدے ان اپنے خاص دربار سے عطا فرما کوئی والی جو میرا بھی وارث ہو اور آل یعقوب کا بھی وارث ہو پھران کو وارث ملا تو کیا ملا حضرت یحیٰ نبی اللہ جو وارث نبوت ہوا صفحہ ۳۰۷ پر فرماتے ہیں قَالَ اللّٰهُ فِیْ بَعْضِ كُتُبِهٖ یَا ابْنَ آدَمَ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا اَقُوْلُ لِشَیْءٍ كُنْ فَیَكُوْنُ اَطِعْنِیْ اَجْعَلْكَ تَقُوْلُ لِلشَّیْءِ كُنْ فَیَكُوْنُ۔ یعنے اللہ تعالٰے نے بعض صحف انبیا میں فرمایا ہے کہ اے بنی آدم میں سوا اللہ کوئی معبود نہیں مگر میں میں کہتا ہوں کسی چیز کو ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔ تو میری اطاعت اختیار کر میں تجھے بھی ایسا ہی کر دوں گا کہ تو کسی چیز کو کہے گا ہو جا تو وہ ہو جاوے گی۔ یہہ حوالجات تو بیٹے صرف اسلئے لکھدئے ہیں کہ آپنے دعوٰے کیا کہ کسی نے بھی اپنے آپ کو نہ نبی کے برابر کہا نہ زیادہ۔ لیکن جب اللہ تعالٰے کسیکو نبی یا رسول بنادے تو وہ بھی کسی نبی کے برابر یا زیادہ ہوتا ہے یا نہیں۔ ایک نبی کا کسی نبی سے افضل ہونا یہ تو غالباً آپ کو مسلم ہی ہوگا کیونکہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ۳/۱ یہہ رسول ہیں بعض کو بعض پر ہم نے فضیلت دی۔

دوسرا غالباً آپکو مسلم ہوگا اور ضرور ہی مسلم ہوگا (کیونکہ فطرتاً و قانوناً و رواجاً و عقلاً اسکے ماننے کے لئے ہر ایک آدمی مجبور ہے۔ کہ ایک آدمی شاہنشاہ (جو تمام روئے زمین کا بادشاہ ہے اور دیگر تمام بادشاہ اسکے ماتحت ہوں) کا غلام تمام خاص غلام افضل ہوتا ہے لفٹنٹوں۔ والیسرائوں کے نوکروں سے۔

تو اس صورت میں ایک مسلمان کو جسکے اندر ذرہ بھر بھی ایمان ہو اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء سے افضل اور بموجب قرآن کریم (یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا ۹ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ ۷ خبردار ہو کر سنو اے لوگو کہ مجھے اللہ تعالٰے نے تم سب کیطرف بھیجا ہے اور یہ بات یقینی ہے اور مجھے یہی وحی ہوئی ہے کہ میں اس قرآن سے تمکو بھی ڈرا دوں اور تمام روئے زمین پر جہاں اب آبادی ہے یا آئندہ کبھی قیامت تک ہو سکو بھی اسی قرآن کے ساتھ ڈرسنا دوں اگر وہ میرا انکار کریں) کے تمام دنیا کا زماناً و مکاناً نبی مانتا ہو ضرور ماننا پڑیگا کہ یہ امت تمام امتوں سے افضل ہے کیونکہ یہ افضل کی امت ہے اگر کسی کو شک ہو تو اللہ کی شہادت موجود ہے۔

كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ۴/۲ تم (امت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم) تمام امتوں سے بہتر ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اب جو اس امت کے لئے ہادی مجدد خلیفہ نبی بھیجا جاوے گا وہ دو وجہ سے انبیاء سابق پر افضل ہو گا ایک بلحاظ اپنے متبوع کے جو وہ خیر الرسل ہے دوسرا بلحاظ اپنے تابعین کے جو وہ خیر امت ہیں۔

تیسرا۔ یہ سارا ہیر پھیر اسلئے ہے کہ آپکو اس امت میں کسی نبی کے پیدا ہونے میں شک ہے سو اسلئے ضرور ہے کہ پہلے اس بارہ میں کچھ بیان کیا جاوے اگرچہ کسی قدر سوال دوم کے جواب میں بھی لکھا جا چکا ہے۔

ولیس الهادی الا اللّٰه وما توفیقی الا باللّٰه

(۱) غیر المغضوب علیہم اللہ تعالٰے نے یہ دعا ہمکو سکھلائی ہے کہ مغضوب علیہم ہونے سے یا اللہ ہمکو امان دے اور مغضوب علیہم کے معنے قرآن نے خود کر دیئے وَبَاءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ ۱/۱ وہ یہود ہیں جنہوں نے اول حضرت عیسیٰ ع کو پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانا۔ اللہ تعالٰے نے اسپر اسقدر تاکید فرمائی ہے کہ ہر ایک نماز میں پڑھنیکی تاکید کی ہے۔ بلکہ اس کا نام نماز رکھدیا بلکہ بغیر اسکے پڑھنے کے نماز ہی نہیں ہوتی اوس رحیم و کریم رب العالمین رحمان رحیم نے جسکی رحمت اسکے غضب پر

ہمیشہ سبقت رکھتی ہے اپنی ربوبیت اور رحمانیت سے فرما دیا کہ جیسے ایک مسیح کے انکار سے ایک قوم مغضوب ہوگئی اسی طرح ایک اور مسیح بھی آنیوالا ہے تم ہر وقت خدا تعالےٰ سے پناہ مانگو کہ مسیح موعود کے انکار سے تم کو بچاوے اسپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی جو بالمومنین رؤف رحیم ہیں بار بار مختلف رنگوں میں تاکید فرمائی کہ ایک زمانہ میں میری اُمّت بھی یہود ہوجاویگی اور جیسے پہلے یہود ایلیا کے صعود و نزول عنصری کے قائل ہوکر مسیح علیہ السلام سے منکر ہوگئے تھے اسیطرح ہاں بعینہٖ اسیطرح طابق النعل بالنعل وہ بھی یہی دعوے پیش کرینگے اور مسیح موعود کا اسی بنا پر انکار کرینگے چنانچہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ و علےٰ الہٖ و اصحابہٖ وسلم نے دوسرے طور پر اسکو اور بھی زیادہ صاف کر دیا اور التحیات میں اس دعا کا پڑھنا فرض کر دیا کہ بغیر اسکے نماز جائز ہی نہیں ہوتی۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ۔ یعنے اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عذاب جہنّم اور عذاب قبر اور مسیح دجّال کے فتنہ سے۔ وہ فتنہ مسیح دجّال کا کیا ہوگا آگے اسکی تشریح بھی خود ہی فرما دی گویا دجال کے پہچاننے کی علامت بھی بیان فرما دی کہ وہ فتنہ یہہ ہوگا کہ دجال مدعی حیات مسیح ہوگا اور اہل اسلام مدعی وفات مسیح۔ اسیواسطے لفظ محیا کو دجّال کے ساتھہ رکھا ہے کہ معلوم ہوجاوے کہ دعوےٰ دجّال حیاتِ مسیح کا ہے۔ و نیز لفظ فتنہ کو محیا کے ساتھہ ملایا کہ موجب فتنہ دعوے حیات مسیح ہے اور لفظ ممات کو دجّال اور فتنہ دونوں سے دور رکھا کہ دجال ممات کے ماننے سے دور رہے گا گویا اسکے مذہب کی حیات حیاتِ مسیح کے ماننے سے اور اسکے مذہب کی ممات مماتِ مسیح کے ماننے سے ہوگی۔

دوسرا یہاں المغضوب علیھم فرمایا یعنے وہ یہود جنپر غضب ہوا یعنے جیسے پہلے یہود انکار مسیح اور انکار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دوہرے غضب کے سزاوار ہوئے۔ اسیطرح یہہ امت بھی انکار مسیح موعود سے دوہرے غضب کی مستحق ہوگی کیونکہ مسیح موعود کے انکار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار بلکہ حضور کی تمام پیشگوئیوں کا انکار لازم آوے گا جو آپنے مسیح موعود کے لئے کی ہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کا انکار اور قرآن مجید کی تکذیب بھی لازم آوے گی کیونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں حضرت مسیح موعود کی صرف پیشگوئیاں ہی نہیں فرمائیں بلکہ آپکے ماننے کی بابت تاکید اور آپکے انکار پر وعید بھی فرمائے چنانچہ یہ مضمون تفصیل کے ساتھہ الحکم . . . . میں پیشتر چھپ چکا ہے۔

دوسرا۔ وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَ اسْتَوٰٓی اٰتَیْنٰہُ حُکْمًا وَّ عِلْمًا وَ کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ پ ۲۰

جب موسیٰ علیہ السلام اپنی بلوغت کاملہ کو پہونچگئے اور جیسے ہونا چاہئے ویسا ہی ٹھیک ٹھاک ہوگئے ہمنے اسکو نبوت اور علم لدنی عطا کیا۔ یہ امر حضرت موسیٰ کے ساتھہ خاص نہیں بلکہ یہ ہمارا قانون غیر مبدل ہے کہ اسی طرح نبوت ہم دیا کرتے ہیں اور دیا کرینگے۔ جو کوئی اللہ تعالےٰ کو حاضر ناظر سمجھکر عبادت کرے۔ یہ قانون اپنا اللہ تعالےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بطور خوشخبری کے بتلا رہا ہے کہ تیری اُمّت بھی اسطرح نبوت حاصل کرسکتی ہے ورنہ اگر یہ قانون منسوخ تھا تو اسکا ذکر قرآن مجید میں بالکل فضول اور لغو ہے نعوذ باللہ منہا۔

تیسرا۔ وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّہٗٓ اٰتَیْنٰہُ حُکْمًا وَّ عِلْمًا وَ کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ پ ۱۲ جب یوسف علیہ السلام اپنی کامل بلوغت کو پہونچ گئے تو ہم نے اسکو نبوت اور علم دیدیا اسلئے کہ وہ محسن تھا اور ہمارا غیر مبدل قانون ہے کہ ہم محسنین کو نبوت دیا کرتے ہیں۔ اور دیا کرینگے۔ یہہ کس نبوت کا دعوےٰ ہے۔

چوتھا۔ یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ پ ۱۴ وہ اللہ تعالےٰ ملائک کو اپنا کلام جو اللہ تعالےٰ کے عالم الامر سے ہے دیکر نازل کرتا ہے اور نازل کرتا رہے گا جسپر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اور چاہیگا۔ تاکہ وہ عباد اللہ کو ڈراویں شرک سے اور توحید کی منادی کریں۔ یعنے یہ کہدیں کہ سوائے میرے کوئی معبود نہیں پس ہر ایک ضرورت کے وقت اور مصیبت سے بچنے کے لئے مجھے ہی سپر بناؤ۔ اس آیت شریف میں اشارہ ہے کہ کسی زمانہ میں (دجال کیوقت) شرک بڑھ جاویگا اوسوقت کوئی نبی بھیجا جاوے گا کیونکہ اس آیت شریف میں صرف انذار کا ہی ذکر ہے جیسے مسیح موعود کی نسبت یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر کا ذکر ہے اور بعض احادیث میں مہدی کا دجّال کو قتل کرنے کا ذکر ہے۔ اس آیت شریف سے بھی لطیف اشارہ زلازل اور طاعون سیلاب اور قحط وغیرہ اقسام اموات کی طرف بھی پایا جاتا ہے۔

دوسرا اس آیت شریف کے بعد مخالف انسان کو خصیم بڑا جھگڑالو فرمایا ہے۔

تیسرا اسی آیت کے مابعد ایک لطیف اشارہ ریل کیطرف بھی واللہ اعلم معلوم ہوتا ہے کیونکہ سواریوں کے ذکر میں سب سے اخیر گدھے کا ذکر فرماکر اسکے ساتھہ ہی بلا انفصال فرمایا وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ ایک اور سواری بھی پیدا کرے گا جسکو تم ابھی نہیں جانتے اور جسکو استعارۃً حمار کہا جاسکتا ہے۔ بسبب مناسبت آواز (بھک بھک) اور درازی گوش کے۔ اور اس میں باریک اشارہ اسکی طرف بھی ہے واللہ اعلم معلوم ہوتا ہے کہ وہ سواری از قسم گدھا ہوگی یعنے گدھا تمام جانوروں میں بیوقوفی میں ضرب المثل ہے یعنے ذی شعور میں سے نہیں ہوگی۔ اور چونکہ گدھا رکھنے والے عموماً جاہل بے وقوف ہوتے ہیں اس لئے اس سے یہ بھی اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مالک حُمِّلُوا التَّوْرٰىۃَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْھَا کے مصداق ہونگے۔ یعنے ایسے بے وقوف کہ اپنے دعوے کے ثبوت میں بھیڑو کے برابر کتاب (بائبل) اٹھائے پھرتے ہونگے۔ مگر گدھے کی طرح اوس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھائینگے۔ سوائے بوجھہ اٹھانے کے مَا لَا تَعْلَمُوْنَ میں یہ بھی اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگ احادیث کے معنے سمجھنے میں غلطی کھاکر اس گدھے کی شناخت نہیں کرسکو گے بلکہ تمہارے خیال میں بعینہٖ وہی ذی روح گدھا اتنے لمبے کان والا جسکے دو کانوں میں فاصلہ ۷۰ باع کا ہوگا آویگا اور اسکی پیشگوئی کو استعارہ نہیں سمجھو گے اور صیغہ جمع لترکبوا و زینۃً سے واللہ اعلم معلوم ہوتا ہے کہ وہ سواری بہتوں کی سواری کے لئے کافی اور خوبصورت ہوگی کیونکہ جانوروں کی خوبی و خوبصورتی تو پہلے وَلَکُمْ فِیْھَا جَمَالٌ میں بیان ہوچکی ہے

پانچواں۔ اگر فرض کیا جاوے کہ غیر نبی نبی کی برابری نہیں کرسکتا تو یہ سوال اسوقت ہوتا جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول اور نبی نہ ہوتے جب وہ نبی ہیں تو اب یہہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔

قول ۸۔ بلکہ ہمیشہ پچھلوں نے اپنے پہلوں کی برابری نہیں کی اور اسی میں اپنا فخر سمجھا۔

اقول۔ یہہ عجیب قانون ہے جو نہ دنیوی طور پر رائج ہے نہ دینی طور پر۔ کیا حضرت ابراہیم نے اپنے اب آذر کی برابری نہ کی۔ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچاؤں عتبہ شیبہ ابولہب۔ ابوجہل وغیرہ کی برابری نہ کی۔ میں اسکی نسبت صرف قرآن مجید کا فیصلہ کافی سمجھتا ہوں وَ اِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ کَانَ اٰبَآؤُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّ لَا یَھْتَدُوْنَ پ ۲ جب ان کو کہا جاوے کہ پیروی کرو جو اللہ تعالےٰ نے اُتارا ہے کہتے ہیں ہم تو پیروی کرینگے جسپر اپنے بزرگوں کو پایا ہے اللہ تعالےٰ نے انکے جواب میں فرماتا ہے کہ یہ قانون بالکل غلط ہے اور کبھی بھی اسپر عملدرآمد نہیں ہوا۔ اسیواسطے انکو کہا وجہلتم ہی تبلاؤ کہ اگر کسیکا باپ بے وقوف ہو اور بیٹا دانا ہو یا کسی کا باپ بے دین ہو اور بیٹا دیندار ہو کیا یہہ اولاد باپ دادے کی راہ پر ہی چلے گی اور انکو چلنا جائز ہے تم ہی اسکا جواب دو۔ کیا کسی کا باپ اگر مثلاً چوہڑا ہے اسکے بیٹے کو چوہڑا ہی بننا ضرور ہے بلکہ آپ کے اس قانون سے تمام سلسلہ رسالت و نبوت درہم برہم ہوجاتا ہے کیونکہ ایک ہندو کا فخر ہے کہ وہ ہندو ہی رہے اور عیسائی کا فخر ہے کہ وہ عیسائی ہی رہے۔ بلکہ آپ جو اسلام کو عام مذہب قرار دیتے ہیں جسکو دعوت اسلام آپ کرینگے وہ آپکو اس قانون کا حوالہ دیکر ساکت کر دیگا۔

قول ۹۔ عام طور پر مرزا صاحب عامۃ المسلمین کی تعریف فرما چکے ہیں۔

اقول۔ پھر اس میں حرج ہی کیا ہے جو کسی میں تعریف ہو وہ تعریف کرنا مومن منصف کا کام ہے نہ اندھا دھند تعریف جائز ہے نہ اندھا دھند کسی کی بدی کا اظہار بے جا عداوت اندھا دھند تعریف یعنے غلو اور اندھا دھند بدگوئی یہود و نصاریٰ کا کام ہے۔

جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قَالَتِ الْیَھُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ وَّ قَالَتِ النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَھُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ وَّ ھُمْ یَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِھِمْ پ ۱ ع ۱۴۔ یہود کہتے ہیں نصاریٰ کسی شئے پر نہیں یعنے ان میں اور ان کے مذہب میں کوئی بھی خوبی نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں یہود کسی شئے پر نہیں۔ یہ تو ذرا پڑھے ہوئے لوگوں کا حال ہے اسطرح تو بے علم یعنی ناسمجھ لوگ کہا کرتے ہیں۔ یعنی جسمیں کوئی خوبی ہو اسکا ذکر نکرنا بے انصافی ہے اگر حضرت